ماہنامہ

انصاراللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جولائی 2013ء رمضان 1434ھ/وفا 1392ہش

اے کرمِ خاک چھوڑ دے کبروغرور کو — زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غیور کو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں — شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے — ہو جاؤ خاک مرضئ مولیٰ اِسی میں ہے
تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے — عفّت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
کچھ ایسے سوگئے ہیں ہمارے یہ ہم وطن — اُٹھتے نہیں ہیں ہم نے تو سَو سَو کیئے جتن

اس شمارہ میں

- اسوۂ رسول ﷺ اور محبت الٰہی
- نیکیوں کی بہار کا موسم
- چترال: وطن عزیز کی دلکش وادی
- نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو
- سیرت النبی ﷺ کی جھلکیاں از روئے قرآن
- تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے

رمضان میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت اور بھی بڑھ جاتی ہے

دعاؤں کی خصوصی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو نفلی روزہ کی تحریک اور دُعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے 7/ اکتوبر 2011ء کو فرمایا:۔
”......اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔“ (روزنامہ الفضل ربوہ 11/ اکتوبر 2011ء)
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مؤرخہ 8 مارچ 2013ء میں احباب جماعت کو درج ذیل دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

☆” رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنیا حَسَنَةً وَفِی الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار“ (البقرہ:202)
اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

☆” رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَاطَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. اے ہمارے رب! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ان کے گناہوں کے نتیجہ میں تو نے ڈالا اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا والی ہے پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

☆”رَبِّ كُلُّ شَيْئٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي“ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے ہماری مدد فرمائے اور ہم پر رحم فرمائے۔
فرمایا: ”یہ دعا بھی آج کل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مجھے بھی اس دعا کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔“
”پاکستان کے احمدیوں کو میں خاص طور پر کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف خاص توجہ دیں۔ اپنی نمازوں میں ان دعاؤں کو خاص جگہ دیں اور ہر احمدی دعاؤں کی وہ روح اپنے اندر پیدا کرے۔“
حضور انور نے 15/ مارچ 2013ء کے خطبہ جمعہ میں آج کل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیت الدعا میں لکھی ہوئی یہ دعا پڑھنے کی بھی تحریک فرمائی۔

☆یَا ربِّ فَاسْمَعْ دُعَائِی وَمَزِّقْ اَعْدَائَکَ وَأَعْدَائِي وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَأَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَهِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَلَاتَذَرْمِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْراً۔
یعنی اے میرے ربّ! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔
نیز فرمایا: پہلے بھی کچھ عرصہ ہوا جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے اجتماعی رنگ میں اس کے آگے جھک جائیں تو تھوڑے عرصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب آ سکتا ہے۔

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

ماہنامہ انصاراللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

وفا 1392 ہش رجولائی 2013ء رجلد 54 رشمارہ 07

ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

فہرست

❑ ہر رمضان نیکیوں کی بہار کا موسم (اداریہ)	4	❑ سیرت رفقاءِ احمد علیہ السلام	22
❑ اسوۂ رسولؐ اور محبت الٰہی (درس القرآن)	6	❑ کلام حضرت خواجہ میر دردؒ	31
❑ رمضان اور عشق الٰہی (درس الحدیث)	7	❑ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلکیاں	32
❑ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے...... (کلام الامام)	9	❑ خطبات امام کی اہمیت	33
❑ درمدح حضرت سیّدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم (فارسی کلام)	10	❑ چترال جنت مثال	35
❑ اے کرم خاک چھوڑ دے کبر وغرور کو (اُردو کلام)	11	❑ افطاری اور افطار کا وقت	37
❑ قیام صلوٰۃ	12	❑ نماز خدا کا حق ہے	38
❑ نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	14	❑ اخبار مجالس	39
❑ فیضان رمضان المبارک	15	☆☆☆☆	

رمضان المبارک کا مہینہ آیا

”رمضان المبارک کا مہینہ آیا اور......ایک مومن کو یقیناً یہ فکر ہونی چاہئے کہ ہم رمضان سے زیادہ سے زیادہ فیض پانے والے بن سکیں۔ ایک احمدی کو اگر یہ فکر نہ ہو تو مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔“

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

نائبین: ❍ ریاض محمود باجوہ ❍ نوید مبشر شاہد ❍ مبشر احمد خالد

فون نمبر 047-6212982۔ فیکس 047-621463 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ویب: ansarullahpk.org قائد اشاعت quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل magazine@ansarullahpk.org:ansarullahpakistan@gmail.com

پبلشر: عبدالمنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کمپوزنگ وڈیزائننگ: فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان سالانہ 200: روپے۔ قیمت فی پرچہ: 20 روپے

اداریہ

ہر رمضان نیکیوں کی بہار کا موسم

رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اور جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔اہل ایمان کیلئے اللہ تعالیٰ کا یہ عجیب احسان ہے کہ وہ ماہ صیام کا لطف ہر موسم میں اٹھاتے ہیں۔گرمی سردی، بہار خزاں، بارش برف باری، خشکی خنکی غرضیکہ دنیا کے ہر خطہ اور ہر موسم میں روزوں کی روحانی لذات حاصل کی جاتی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے رمضان کا قمری سنوات کے ساتھ ناطہ جوڑ کر ہمارے دلوں کو زندہ کر دیا کہ فکر نہ کرو گرمی میں روزے ہیں تو سردی میں بھی آئیں گے۔خزاں میں روزے رکھے ہیں تو بہار میں بھی آئیں گے۔لیکن درحقیقت رمضان خواہ کسی موسم میں بھی آئے نیکیوں کی بہار ہی اس کا دائمی موسم ہے۔بخشش، مغفرت، انفاق فی سبیل اللہ، نیکیوں میں سبقت لیجانا ہی رمضان کے دائمی ثمرات ہیں جو کسی ظاہری موسم کے اثر سے مرجھا نہیں جاتے۔

ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلصَّوْمُ فِی الْحَرِّ جِهَادٌ کہ گرمی میں روزہ رکھنا بھی مجاہدہ ہے۔

(بحار الانوار، جلد 96، ص 257)

رمضان کسی موسم میں بھی آئے، روزوں کی اصل روح تو عبادات کا قیام، برائیاں ترک کرنے کا مجاہدہ اور لقاء الٰہی کا حصول ہے۔رمضان میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو التزام اور وقت مقررہ پر عبادات بجالانے کی مزید توفیق عطا فرماتا ہے۔اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ انسان التزام کے ساتھ پانچوں نمازیں اُن کے اول وقت پر ادا کرنے اور فرض اور سنتوں کی ادائیگی پر مداومت رکھتا ہو اور حضورِ قلب، ذوق، شوق اور عبادت کی برکات کے حصول میں پوری طرح کوشاں رہے کیونکہ نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندے کو پروردگارِ عالم تک پہنچاتی ہے۔اس کے ذریعے (انسان) ایسے مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں گھوڑوں کی پیٹھوں پر بیٹھ کر نہ پہنچ سکتا۔اور نماز کا شکار، تیروں سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔اس کا راز قلموں سے ظاہر نہیں ہوسکتا۔اور جس شخص نے اس طریق کو لازم پکڑا اُس نے حق اور حقیقت کو پالیا اور اُس محبوب تک پہنچ گیا جو غیب کے پردوں میں ہے اور شک وشبہ سے نجات حاصل کر لی۔پس تو دیکھے گا کہ اُس کے دن روشن ہیں، اُس کی باتیں موتیوں کی مانند ہیں اور اس کا چہرہ چودھویں کا چاند ہے، اُس کا مقام صدر نشینی ہے۔جو شخص نماز میں اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی سے جھکتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے بادشاہوں کو جھکا دیتا ہے اور اُس مملوک بندے کو مالک بنا دیتا ہے''۔

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ 167-165۔ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 202-201)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر احسان ہے کہ ہر سال رمضان کا مہینہ لا کر اللہ تعالیٰ اپنے قریب ہونے کا اعلان فرماتا ہے۔یہ اعلان فرماتا ہے کہ میں نے شیطان کو بھی جکڑ دیا ہے۔یہ اعلان فرماتا ہے کہ مَیں ہر اُس بندے کی مدد اور استعانت

کے لئے تیار ہوں، بلکہ اُس کی مدد کرتا ہوں جو خالص ہو کر میری طرف آتا ہے، میرے پر کامل ایمان رکھتا ہے، میرے حکموں پر عمل کرتا ہے۔ آئندہ سے خالص ہو کر صرف اور صرف میری عبادت کرنے اور میرا خالص عبد بننے کا وعدہ کرتا ہے تو پھر مَیں اپنے ایسے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہوں، سنتا ہوں۔ پس اگر کہیں کمی ہے تو ہم بندوں میں کمی ہے۔ خدا تعالیٰ کے احسانوں اور اعانت میں کمی نہیں ہے۔ پھر اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے کو ہماری اصلاح کیلئے بھیج دیا ہے جو اُس عبدِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کے طور پر آیا ہے جس نے پھر ہمیں خدا تعالیٰ سے ملانے اور اُس کا عبد بننے، اُس کی عبادتوں میں طاق ہونے، اُس کی اعانت حاصل کرنے والا بننے کے طریق سکھلائے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 راگست 2011ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 15/09 ستمبر 2011ء)

روزہ کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ** کہ روزے ڈھال ہیں، پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے، نہ شور مچائے، پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو اسے کہہ دے **اِنِّی صَائِمٌ** کہ میں روزے سے ہوں۔ (بخاری کتاب الصیام، حدیث:1904)

اسی طرح حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ** کہ روزہ ڈھال ہے، **مَا لَمْ یَخْرِقْھَا** جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔ (سنن نسائی، کتاب الصیام، حدیث:2245)

سوال یہ ہے کہ وہ کونسا عمل جس سے روزہ کی ڈھال پھٹ سکتی ہے۔ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ سکتی ہے؟ تو فرمایا جھوٹ اور غیبت سے۔ (طبرانی الاوسط روایت حضرت ابوہریرہؓ)

جھوٹ اور غیبت کی وضاحت احادیث میں بیان فرمودہ عورتوں کے ایک واقعہ سے ہوتی ہے کہ:

حضرت عبید رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے، اور وہ شدّتِ پیاس سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں، آپ ﷺ نے خاموشی اور اِعراض فرمایا، اس نے دوبارہ عرض کیا (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ یا رسول اللہ! بخدا وہ تو مرچکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا، اور ایک (عورت) سے فرمایا کہ اس میں قے کرے، اس نے خون، پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی، جس سے آدھا پیالہ بھر گیا، پھر دُوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا، اس کی قے میں بھی خون، پیپ اور گوشت نکلا، جس سے پیالہ بھر گیا، حضور ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا، اور حرام کی ہوئی چیز سے روزہ خراب کرلیا کہ ایک دُوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)۔ (مسند احمد بن حنبل)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم روزہ کی ڈھال میں پناہ لینے والوں میں سے ہوں۔ اپنی زبان کی لغزشوں سے اس ڈھال کو نہ توڑیں، اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں اور مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی ہر چیز سے بچا کر رکھیں۔ اسی طرح اپنے دیگر اعضاء جیسے کان، ہاتھ، پاؤں وغیرہ کو بھی روزہ کی پناہ میں رکھیں۔ آمین۔

درس القرآن

اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت الٰہی

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ ❶

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ. وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ❷

''ان آیات کا ترجمہ یہ ہے......۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کیلئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ دوسری آیت......کا ترجمہ یہ ہے کہ تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں، احسانوں اور انعاموں کا وارث بننے کیلئے ہمیں بتایا کہ میرا عبد بنو۔...............اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بیشمار احکام اتارے ہیں جن پر چلنے کی انسان کو کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ ❸......کا مصداق بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ایک مومن بن سکے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والا ہو۔ دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ارشادات، احکامات تو قرآنِ کریم میں ہیں جن کو پڑھتے ہیں، سنتے ہیں لیکن انسان کی فطرت اللہ تعالیٰ نے ایسی رکھی ہے کہ وہ عملی نمونوں سے عموماً پڑھنے اور سننے کی نسبت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ ایک شوق اور لگن اُس میں پیدا ہوتی ہے۔ اور جب کسی سے محبت کا دعویٰ ہو تو محبوب کی ہر ادا اور ہر عمل کو ایک انسان خود بھی اپنانے کی کوشش کرتا ہے اور عمل کا رنگ پھر کچھ اور ہی ہو جاتا ہے۔ لیکن جب محبت کا اظہار اور اس محبت کی وجہ سے محبوب کو اپنے لئے نمونہ بنانا ایمان بھی شمار ہونے لگ جائے تو پھر ایک مومن کی اس سے بڑھ کر کوئی خواہش نہیں ہوتی اور نہیں ہونی چاہئے کہ وہ محبوب کی خوشی کے ساتھ اپنے ایمان کو بھی سلامت رکھے اور اس میں ترقی کرے۔......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن تمام احکامات کا جو قرآنِ کریم کی صورت میں آپ پر اترے ہیں ایک عملی نمونہ بنا دیا، ایک ایسا عملی نمونہ جو کامل تھا، جس نے آپ کو عبدِ کامل بنا دیا۔......ان (آیات) میں......حکم دیا گیا ہے کہ......**ایک ایمان لانے کا، دعویٰ کرنے والے کا ایمان اُس وقت مکمل ہوگا، وہ تب خدا تعالیٰ کا قرب پا سکے گا جب میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلے گا۔ اس کے بغیر ایمان ادھورا ہے۔ اُس اُسوہ پر چلے بغیر آخرت کی نعماء کی امید فضول ہے۔ اُس اُسوہ پر چلے بغیر نیکی، نیکی نہیں کہلا سکتی۔ اس اسوہ پر چلے بغیر اللہ تعالیٰ کی عبادت، عبادت نہیں ہے۔ اس اُسوہ پر چلے بغیر اللہ تعالیٰ کی یاد اور اُس کا ذکر وہ مقام نہیں دلا سکتا جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلائے۔ اس اُسوہ پر چلے بغیر گناہوں سے نجات ممکن نہیں ہے۔ اس اُسوہ پر چلے بغیر تم اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے وہ حصہ نہیں پا سکتے جس کیلئے تم اللہ تعالیٰ کو پکار رہے ہو۔ اُس اُسوہ پر چلے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے والے نہیں بن سکتے کہ یہ خدا تعالیٰ کا محبوب ترین بندہ ہے۔ اگر اُس کی پیروی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کی محبت بھی نہیں ملے گی۔''** ❹

❶ (سورۃ الاحزاب:22) ❷ (آل عمران:32) ❸ (البقرۃ:187) ❹ (خطبہ جمعہ 17/اگست 2012ء بمقام بیت الفتوح لندن)

درس الحدیث

رمضان اور عشق الٰہی

قال اللہ کُلُّ عَمَلِ ابن آدم لہٗ إلا الصِّیامَ، فإنہٗ لِی و أنا أجْزِی بہٖ،وَالصِّیامُ جُنَّۃٌ،و اذا کان یَوْمُ صَوْمِ احدکم فلا یَرْفُثْ ولا یَصْخَبْ، وَإنْ سابَّہٗ احَدٌ أوْقاتلہٗ فلْیَقُلْ إنِّی امرُوٌ صائمٌ ،والذی نفسی بیدہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصائمِ أطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ تعالٰی مِنْ رِیحِ الْمِسْکِ، للصائم فرحتان یفرحھماإذا أفطر فَرِحَ، و إذا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَومِہٖ ⌘

(بخاری کتاب الصوم باب ھَلْ یَقُوْلُ اِنِّی صَائِمٌ اِذَا شُتِمَ،حدیث:1904)

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اُس کے لئے ہوتا ہے سوائے روزہ کے۔ کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اُس کا بدلہ ہوتا ہوں اور روزے ایک ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دِن ہو تو وہ کوئی فحش بات نہ کرے اور نہ شوروغل کرے۔اور اگر کوئی اُس کو گالی دے یا اُس سے لڑے تو چاہیے کہ وہ یہ کہہ دے:میں روزہ دار شخص ہوں۔اور اُسی ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے!یقیناً روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بوئے مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔روزہ دار کے لئے دوخوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔پہلی خوشی اُس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ افطار کرتا ہے اور دوسری جب وہ اپنے ربّ سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

اس حدیث کی تشریح میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

’’اِن دنوں ...... اللہ تعالیٰ کا بابرکت مہینہ رمضان تمہیں ملا ہے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں...... کہ ہر چیز کی ایک جزا مقرر ہے۔نمازوں کی بھی جزا مقرر ہے، زکوٰۃ کی جزا مقرر ہے، حج کی بھی جزا مقرر ہے مگر روزے کی کوئی اور چیز جزا نہیں روزے کی جزا میں خود ہوں۔پس اگر کوئی شخص سچے دل سے روزہ رکھتا ہے تو یقیناً اُسے خدامل جاتا ہے اور اگر کسی کو خدا نہیں ملتا تو معلوم ہوا اُس کے روزوں میں کسی قسم کا نقص رہ گیا ہے ورنہ یہ ہو نہیں سکتا کہ تم سچا روزہ رکھو اور تمہیں خدا نہ ملے۔حقیقی روزہ صرف یہی نہیں کہ تم دن بھر کھاؤ پیؤ نہیں۔بلکہ روزہ یہ ہے کہ تم اپنی زبان، اپنی آنکھیں، اپنے کان، اپنے ہاتھ اور اپنے پاؤں سب کو اپنے قبضہ میں رکھو۔نہ جھوٹ بولو، نہ جھوٹی باتیں سنو، نہ غیبت کرو، نہ غیبت کی باتیں سنو، نہ لڑائی کرو، نہ فساد کی جگہ میں بیٹھو، نہ عیب کرو، نہ عیب کی جستجو کرو۔غرض پوری طرح اپنی زبانوں، کانوں، ناکوں، ہاتھوں اور پاؤں کو قابو میں رکھو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو اور اُس سے ایسی محبت کرو کہ دنیا میں تم نے کسی سے ایسی محبت نہ کی ہو۔یاد رکھو اللہ تعالیٰ غیر عاشق کو نہیں ملا کرتا بلکہ اُسے ہی ملتا ہے جو اُس کے عشق میں گداز ہو۔بے شک وہ بادشاہ ہے اور انسان ادنیٰ خادم لیکن محبتِ صادق اعلیٰ اور ادنیٰ کے امتیاز کو مٹادیتی ہے۔میں نے اپنے ایک شعر میں اِس مضمون کو بیان کیا ہے جو یہ ہے:

طریق عشق میں اے دل سیادت کیا غلامی کیا
محبت خادم و آقا کو اک حلقہ میں لائی ہے

پس جہاں محبت آ جاتی ہے وہاں بڑے اور چھوٹے کا کوئی سوال نہیں رہتا۔ یہ سوال وہیں اُٹھتا ہے جہاں محبت نہ ہو۔ مگر جہاں عشق ہو وہاں سب امتیازات مٹ جاتے ہیں۔...... جب انسان اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرتا اور اُس کے عشق میں اپنے آپ کو کھو دیتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اُس کے لئے خالق ومخلوق کا فرق اُڑا دیتا اور اُس سے آ کر مل جاتا ہے۔ پس محبت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔ محبت یہ نہیں کہ تم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگ جاؤ۔ بلکہ محبت یہ ہے کہ تمہاری نماز عشق کی نماز ہو۔ تمہارا قرآن مجید کی تلاوت کرنا عشق کی تلاوت کرنا ہو اور تمہارا بھوکا رہنا عشق میں بھوکا رہنا ہو۔ تم میں سے بیسیوں نہیں سینکڑوں ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ملا اور انہیں رؤیا اور کشوف اور الہامات ہوئے۔ یہ مقام انہیں اسی لئے حاصل ہؤا کہ وہ عشق سے لبریز دل لے کر خدا کے حضور گئے اور خدا تعالیٰ اُنہیں مل گیا۔ لیکن دوسرے فلسفیانہ رنگ میں جاتے اور ناکام واپس آتے ہیں۔...... پس خدا تعالیٰ کے سامنے بھی جو فلسفیانہ رنگ میں جائے گا اُس کے لئے امتیازِ مراتب قائم رہے گا لیکن جو عشق کے رنگ میں رنگین ہو کر جائے گا اُسے خدا تعالیٰ خالق و مالک ہونے کے باوجود مل جائے گا۔

مثنوی رومی والے لکھتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے ایک بدوی کو دیکھا۔ وہ جنگل میں اپنی گدڑی اوڑھے بیٹھا جوئیں مارتا چلا جارہا ہے۔ لیکن اُس کی آنکھیں عشق سے چمک رہی ہیں اور وہ کہہ رہا ہے اے میرے ربّ! اگر تو مجھے مل جائے تو میں سارا دن تیری جوئیں نکالتا رہوں۔ تیرے پاؤں میں کانٹے چبھ جائیں تو کانٹے نکال دیا کروں، میل چڑھ جائے تو تجھے نہلا دیا کروں، بکری کا تازہ تازہ دودھ پلایا کروں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ باتیں سنیں تو آپ کو غصہ آیا اور آپ نے سوٹا اُٹھا کر اُسے مارا اور کہا یہ کیا نامعقول باتیں کر رہا ہے۔ بھلا خدا کو اِن باتوں سے کیا نسبت ہے۔ وہ افسردہ ہو کر اور چوٹ کی جگہ کو مَل مَلا کر ایک طرف بیٹھ رہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تھوڑی دُور ہی آگے گئے تھے کہ اُنہیں الہام ہؤا اے موسیٰ!...... ہمارے ایک عاشق کا تو نے دل دُکھا دیا۔ وہ تو جوشِ محبت میں پاگل ہو کر باتیں کر رہا تھا۔ اُس کی یہ نیت تو نہ تھی کہ وہ مجھ سے دُور ہو جائے بلکہ وہ تو میرے قریب آنا چاہتا تھا۔ پس عشق کا رنگ بالکل نرالا ہوتا ہے۔ عشق بعض دفعہ یہاں تک انسان کے رگ و ریشہ میں اثر کر جاتا ہے کہ کمزور دماغ والے پاگل ہو جاتے ہیں۔ مگر جو خدا تعالیٰ کی محبت میں پاگل ہوں خدا تعالیٰ اُن کی بھی لوگوں سے عزت کراتا ہے۔ اور لوگ انہیں یہ نہیں کہتے کہ یہ پاگل ہیں بلکہ کہتے ہیں یہ مجذوب ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے عشق کی یہاں تک قدر کی جاتی ہے کہ اُس کی محبت میں پاگل ہو کر بھی لوگ پاگل نہیں کہلاتے بلکہ مجذوب کہلاتے ہیں۔ پس محبتِ الٰہی سے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرو۔ رمضان میں خدا تعالیٰ اِس قدر قریب ہو جاتا ہے کہ وہ فرماتا ہے اِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ. (البقرۃ:187) میرے بندے میرے متعلق سوال کریں اور پوچھیں کہ خدا کہاں ہے جیسے عاشق پوچھتا پھرتا ہے کہ میرا محبوب کہاں ہے تو انہیں کہہ دو کہ میں بالکل پاس ہوں۔“

(خطبہ جمعہ 6 دسمبر 1935ء از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 783-785)

کلام الامام

تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے

سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہوسکتی اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ **وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔** خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر، اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ **خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔** وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ **تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔** انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کیلئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کیلئے اور کچھ دنیا کیلئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔''

پھر فرمایا:

''اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچّی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309-307)

در مدح حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم

(سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام)

صدر بزم آسمان و حجۃ اللہ بر زمین	ذاتِ خالق را نشانے بس بزرگ و استوار

وہ آسمانی مجلس کا میرِ مجلس اور زمین پر اللہ کی حجت ہے نیز ذات باری کا عظیم الشان مضبوط نشان ہے

ہر رگ و تارِ وجودش خانۂ یارِ ازل	ہر دم و ہر ذرّہ اش پُر از جمالِ دوستدار

اس کے وجود کا رگ و ریشہ خداوند ازلی کا گھر ہے اس کا ہر سانس اور ہر ذرہ دوست کے جمال سے منور ہے

حسن روئے او بہ از صد آفتاب و ماہتاب	خاک کوئے او بہ از صد نافۂ مشک تتار

اس کے چہرہ کا حسن سینکڑوں چاند اور سورج سے بہتر ہے اس کے کوچہ کی خاک تاتاری مشک کے سینکڑوں نافوں سے زیادہ خوشبودار ہے

ہست اُو از عقل و فکر و فہم مردُم دور تر	کَی مجالِ فکر تا آن بحرِ ناپیدا کنار

وہ لوگوں کی عقل و سمجھ سے بالاتر ہے فکر کی کیا مجال کہ اس ناپیداکنار سمندر کی حد تک پہنچ سکے

روح او در گفتنِ قولِ بلیٰ اوّل کسے	آدمِ توحید و پیش از آدمش پیوندِ یار

قول بلیٰ کہنے میں اس کی روح سب سے اول ہے وہ توحید کا آدم ہے اور آدم سے بھی پہلے یار سے اس کا تعلق تھا

جان خود دادن پئے خلق خدا در فطرتش	جان نثارِ خستہ جانان بیدلاں را غمگسار

مخلوق الٰہی کے لئے جان دینا اس کی فطرت میں ہے وہ شکستہ دلوں کا جان نثار اور بیکسوں کا ہمدرد ہے

اندر آں وقتے کہ دنیا پُر زِ شرک و کفر بُود	ہیچکس را خون نشد دِل جُز دلِ آں شہریار

ایسے وقت میں جبکہ دنیا کفر و شرک سے بھر گئی تھی سوائے اس بادشاہ کے اور کسی کا دل اس کے لیے غمگین نہ ہوا

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 24-25 ترجمہ از درثمین فارسی صفحہ 176-177)

اے کرمِ خاک چھوڑ دے کبروغرور کو

(منظوم کلام حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

[redacted]

جوخاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

عاشق جو ہیں وہ یار کومَر مَر کے پاتے ہیں
جب مرگئے تو اُسکی طرف کھینچے جاتے ہیں

یہ راہ تنگ ہے پہ یہی ایک راہ ہے
دلبر کی مرنے والوں پہ ہردم نگاہ ہے

ناپاک زندگی ہے جو دوری میں کٹ گئی
دیوار زُہد خشک کی آخر کوپھٹ گئی

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اُس کے عزیزو حبیب ہیں

وہ دُور ہیں خدا سے جوتقویٰ سے دُور ہیں
ہر دم اسیرِ نخوت و کبر و غرور ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اِس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اُس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہء عرش کا نزول

شوخی و کبر دیوِ لعیں کا شعار ہے
آدم کی نسل وہ ہے جو وہ خاکسار ہے

اے کرمِ خاک چھوڑ دے کبروغرور کو
زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غیور کو

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اِسی میں ہے

تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفّت جوشرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے

کچھ ایسے سوگئے ہیں ہمارے یہ ہم وطن
اُٹھتے نہیں ہیں ہم نے تو سَو سَو کیے جتن

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد21 صفحہ17-18)

قیام صلوٰۃ

’’نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مُداہنَہ کی زندگی نہ برتو وفا اور صِدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارَت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو تَرک مت کرو‘‘

(از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ ○ (سورۃ طٰہٰ:15)

ترجمہ: یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کیلئے نماز کو قائم کر

حضرت مُطرّف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ’’میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے آپؐ کی گِریہ وزاری کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے ایسی آواز نکلتی تھی جیسے چکّی کے چلنے کی ہوتی ہے‘‘۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب البکاء فی الصلوۃ)

نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مُداہنَہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صِدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارَت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو تَرک مت کرو وہ کافِر اور مُنافِق ہیں جو کہ نماز کو مَنحُوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نُقصان ہوا ہے نماز ہرگز خدا کے غَضَب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اُسے مَنحُوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو دُرُست کرتی ہے اَخلاق کو دُرُست کرتی ہے دنیا کو دُرُست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذّاتِ جسمانی کے لیے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مُفت کا بہشت ہے جو اُسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔ نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لیے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھدی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے مِلاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے ایسے ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انْوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہوسکتی جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بَہائم ہے اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا، لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 591، 592)

نماز عبادت کا مغز ہے

پھر فرمایا:

’’نماز عبادت کا مَغز ہے۔ جب انسان کی دعا مَحض دُنیوی اُمُور کے لیے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں، لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رَضا کو مدِّ نظر رکھتا ہے اور ادب

اِنکسار، تَواضُع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رَضا کا طالب ہوتا ہے۔ تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔

اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلُّق بڑھے۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رِضائے الٰہی کو حاصل کرے۔ اس کے بعد رَوا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دُعا کرے۔ یہ اس واسطے رَوا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض دفعہ دینی معاملات میں حارِج ہو جاتے ہیں۔ خاص کر خَامی اور کچ پنے کے زمانہ میں یہ اُمور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ صلوٰۃ کا لفظ پُرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزِش پیدا ہوتی ہے۔ ویسی ہی گُدازش دعا میں پیدا ہونی چاہئے جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسے موت کی حالت ہوتی ہے۔ تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 283، 284)

نماز کی بے ذوقی دور کرنے کی دعا

نیز فرمایا:

''نماز کیا چیز ہے۔ نماز دراصل رَبُّ العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سُرور اور راحت ملے گی اس وقت سے اس کو نمازوں میں لَذّت اور ذَوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ وبُکا کی لَذّت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی اس سے پہلے جیسے کڑوی دَوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح بے ذَوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لَذّت اور ذَوق پیدا ہو یہ دعا کرے

اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آ جاؤں گا اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شُعلۂ نُور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تُو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دَوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئیگا کہ اس بے ذَوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گِرے گی جو رِقّت پیدا کر دے گی۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 615، 616)

دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خَاک کو کیمیا کر دیتی ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دعا وہ اِکسیر ہے جو ایک مُشتِ خَاک کو کِیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غِلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اُس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرتِ اَحدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رُکُوع بھی کرتی ہے اور سَجدہ بھی کرتی ہے۔ اور اسی کی ظِلّ وہ نماز ہے جو (دینِ حق) نے سکھلائی ہے اور رُوح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کیلئے ہر

ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مُستعِدّی ظاہر کرتی ہے اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جُھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اُس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکُلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے۔" (روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 223،224)

نماز میں ذوق اور سکون میسر آنے کے سامان

ہمارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اگر نمازوں میں رو رو کر اپنے رب سے مانگیں گے تو اپنے وعدوں کے مطابق ضرور ہماری دعائیں سنے گا۔ پس سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جُھکتے ہوئے اپنی نمازوں کو، اپنی دعاؤں کو، اس کیلئے خالص کرنا ہوگا۔ اور یہی بنیادی چیز ہے۔ اگر نمازوں میں ذَوق اور سکُون میسر آ گیا تو سمجھیں سب کچھ مل گیا۔"

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 220)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے پانچوں نمازوں کی صحیح طور پر ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور وہ ذَوقِ نماز عطا فرمائے جو ہمیں مُنعَم عَلَیہ گروہ میں شامل کر دے۔ آمین۔

نماز دین کا ستون ہے۔

نماز مومن کی معراج ہے۔

دعا عبادت کا مغز ہے۔

وقت پر با جماعت نماز ادا کرنا جہاد ہے۔

دل میں ہے اِک نامِ محمد ﷺ

دل میں ہے اِک نام محمدؐ
ہر لمحہ ہر گام محمدؐ
پیاسی جاں ، آرام محمدؐ
تشنہ لب کا جام محمدؐ
ارفع - اعلیٰ سب سے بالا
دائم قائم نام محمدؐ
لب پہ ہر دم صَلِّ عَلیٰ ہو
جپتے جاؤ نام محمدؐ
ہر دم بانٹے انسانوں کو
رحمتِ خاص و عام محمدؐ
احمد کے ہیں نعرے گونجے
ہر سُو نکھرا نام محمدؐ
رب کی رضا کا مظہر کامل
ہر پل تیرا کام محمدؐ
خوشبوؤں کا جھونکا آئے
جب بھی لیں ہم نام محمدؐ
سب سے بالا سب سے برتر
نامِ محمدؐ کام محمدؐ
حافظ دو عالم کے لئے ہے
سب سے بڑا انعام محمدؐ

ابنِ کریم

فیضان رمضان المبارک

رمضان میں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ پس خوش قسمت ہوں گے وہ جو اس سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور یہ عہد کریں کہ رمضان میں خدا تعالیٰ کا عبد بننے کی جو کوشش کی ہے اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔اپنے اندر کے فخر اور تکبر کے بتوں کو توڑ دیں سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔عفو اور درگزر کی عادت ڈالیں۔غیبت اور چغلی سے بچیں۔ امانتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ. اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○ (البقرۃ:187)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اس آیت کا ترجمہ ہے اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ آیا اور...... ایک مومن کو یقیناً یہ فکر ہونی چاہئے کہ ہم رمضان سے زیادہ سے زیادہ فیض پانے والے بن سکیں۔ ایک احمدی کو اگر یہ فکر نہ ہو تو مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ ایک انقلاب ہی ہے جو ہمارے اندر پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے۔ ایک ایسا انقلاب جو بندے کو خدا سے ملانے والا ہو۔ جو ہماری سوچوں اور فکروں کو اس طرف لے جانے والا ہو کہ ہم نے خدا تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا کرنا ہے۔ جو ہمیں اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے اُس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ جو ہمیں اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے اپنی روحانی حالتوں میں بہتری کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینی ہے۔ جو ہماری توجہ ہر وقت اس طرف مبذول کروانے والا ہو کہ ہم نے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے ہر وقت اپنے جائزے لینے ہیں۔ جو اس طرف توجہ دلائے کہ ان باتوں کے حصول کے لئے جو بیان کی گئی ہیں، ہم نے کیا طریق اور ذرائع اختیار کرنے ہیں۔ جب یہ باتیں ہوں گی تبھی ہم حقیقت میں اس زمانے کے امام کو ماننے کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے کہلا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ ہمیں وقتاً فوقتاً مختلف طریقوں سے اُن نیکیوں کے حصول کی طرف توجہ دلانے کے

مواقع فراہم فرماتا رہتا ہے جو اُس نے بیان فرمائی ہیں یا چند ایک کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اور رمضان المبارک ان مواقع میں سے ایک انتہائی اہم، عظیم اور بابرکت موقع ہے۔

پس یہ یقیناً ہماری خوش قسمتی ہے کہ رمضان کے مہینے میں اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے کی ایک خواہش ہمارے اندر پیدا ہو اور پھر اس کے لئے ہم کوشش بھی کریں۔ لیکن ہماری کوشش اُس وقت بار آور ہوسکتی ہے، اُس وقت ہمیں فائدہ دے سکتی ہے جب اُس کے حصول کے لئے ہم وہی طریق بھی اختیار کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ ہم اپنی مرضی سے اپنے بنائے ہوئے طریق سے رمضان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔...... روزے رکھ کر یا صرف ظاہری نمازوں پر انحصار کر کے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ گو بیشک یہ ظاہری عمل بھی ضروری ہیں، یہ حرکات و سکنات بھی ضروری ہیں، سحری اور افطاری کھانا بھی ضروری ہے۔ بیشک ان کے بغیر خدا تعالیٰ تک پہنچا نہیں جا سکتا کیونکہ ان کے کرنے اور اس طرح کرنے کا حکم بھی خدا تعالیٰ نے ہی دیا ہے۔ بیشک یہ تمام چیزیں، ظاہری حرکات اور عمل فرائض میں داخل ہیں اور جو ان کو نہیں بجا لاتا وہ خدا تعالیٰ کے حکم کی نفی کرتا ہے۔ ......وہ عمل بہر حال کرنے ضروری ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت سے قائم فرمائے ہیں اور جن کی اُمّت کو تلقین فرمائی کہ اس طرح کرو۔ لیکن ان ظاہری اعمال اور حرکات کے ساتھ اپنے دلوں کی حالت میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ان کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی بھی ضرورت ہے اور اس کا بھی حکم ہے اور انتہائی ضروری حکم ہے۔ پس اس کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے حصول کے لئے ہمیں اپنے اندر ایک لگن پیدا کرنی چاہئے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیار کے حصول کا طریق بتایا ہے۔ اس مقام کی طرف نشاندہی فرمائی ہے جس پر پہنچ کر ایک انسان حقیقی مومن بنتا ہے اور خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے والا بنتا ہے۔ رمضان کے روزوں سے فیض پانے والا بنتا ہے۔

اس آیت پر غور کریں تو اس میں جہاں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لئے پیار جھلکتا ہے اور اُس حدیث کا مزید فہم حاصل ہوتا ہے جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اُس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو مَیں اُس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں اُس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ ویحذرکم اللہ نفسہٗ :7405)

تو خدا تعالیٰ اس طرح پیار کرتا ہے اپنے بندے سے، اپنے اُن بندوں سے جو حقیقت میں بندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن لوگوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندے کہلانے والے ہیں۔......

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے وہ ہیں جو اس طرف توجہ کریں جس کے بارے میں ارشاد ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) اور مَیں نے جنّوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کا عباد بننے کا معیار اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے چلے جانے کو رکھا ہے اور یہ نہیں فرمایا کہ اب سے مقصدِ پیدائش کو صرف رمضان میں یاد رکھنا اور عام دنوں میں بیشک اس طرف توجہ نہ ہو۔ فرمایا یہ مقصدِ پیدائش تو اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے یا اُس شخص کو سامنے رکھنا چاہئے جو حقیقی عبد بننا چاہتا ہے۔ روزوں کی برکات سے جب روحانیت

میں مزید ترقی ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے قرب کی تلاش پہلے سے بڑھ کر کرنے کی کوشش ہو رہی ہے تو پھر میرے بارے میں پوچھنے والوں کو بتا دو کہ مَیں رمضان میں اور بھی قریب آ گیا ہوں......۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان حدیث 1898)

اور اللہ فرماتا ہے کہ جو لوگ پہلے توجہ کرنے والے ہیں کہ میرا عبد بنیں اُن کو بتا دو کہ ان دنوں میں خاص طور پر میں بندوں کے قریب ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے قریب ہے بلکہ ہمیشہ ہی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، عام دنوں میں بھی حق بندگی ادا کرنے کی کوشش کرنے والوں کیلئے اُن کے لئے جو رات کو تہجد کی نمازوں کے لئے جاگتے ہیں، اللہ تعالیٰ نچلے آسمان پر آ جاتا ہے۔

(بخاری کتاب التہجد باب الدعاء والصلاۃ من اٰخر اللیل حدیث 1145)

رمضان میں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ پس خوش قسمت ہوں گے وہ جو اس سے بھرپور **فائدہ اُٹھائیں اور یہ عہد کریں کہ رمضان میں خدا تعالیٰ کا عبد بننے کی جو کوشش کی ہے یا کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قربت کے نظارے دیکھنے کے لئے اپنی کوشش کی ہے یا ان دنوں میں دیکھے ہیں، روزوں کی وجہ سے ان میں صبح کے نوافل کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی ہے، تہجد پڑھنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، نمازوں میں جو باقاعدگی کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، قرآنِ کریم پڑھنے اور سمجھنے کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے، درسوں میں بیٹھنے اور درس سننے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اُسے جاری رکھیں تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے دلوں کا حال جانتا ہے، اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ میرے ان بندوں سے کہہ دو کہ اس عہد کے ساتھ مانگو کہ حق بندگی ادا کرنے کی اس کوشش کو جاری رکھو گے تو میں نہ صرف رمضان میں بلکہ ہمیشہ تمہارے قریب ہوں اور رہوں گا۔ اگر تم صرف عارضی طور پر اس مقصد کی طرف توجہ کر رہے ہو تو تمہاری زندگی بے فائدہ ہے۔**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57)‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنالوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے‘‘۔

فرماتے ہیں:

’’انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جائے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ، صفحہ 222)

اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ دنیا کے کام نہیں کرنے چاہئیں۔ ایک جگہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس کی زمین ہے، اُس پر وہ محنت نہیں کرتا، جس کا کاروبار ہے اس پر وہ محنت نہیں کرتا تو وہ بھی اُس کا حق ادا نہیں کر رہا۔ اس لئے جو دنیاوی کاروبار ہیں، دنیاوی کام ہیں وہ بھی ساتھ ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بھی رہے اور اُس مقصدِ پیدائش کو کبھی نہ بھولے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے رکھا ہے۔ (از ملفوظات جلد پنجم ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ صفحہ 550)

عبد بننے کا عمل چند دن یا ایک مہینے کا عمل نہیں ہے۔ مسلسل کوشش کی ضرورت ہے اور رمضان میں کیونکہ ایک مومن بندے کی اس طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اس لئے خاص طور پر روزوں کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی کہ جب اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے تو اس میں ترقی ہوتی رہنی چاہئے

فرمایا: اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے ایک درد ہونا چاہئے۔

روزے اور عبودیت

......عبد بننے کے لئے عبادات کے ساتھ باقی احکامات پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ انسان کمزور ہے، بشری تقاضے کے تحت اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے لیکن اس اونچ نیچ کا احساس فوری طور پر پیدا بھی ہونا چاہئے۔ کسی ایک عمل میں کمزوری کا احساس ہوتے ہوئے اُس کے مداوے کی پھر کوشش بھی کرنی چاہئے۔ توبہ استغفار کی طرف توجہ کرتے ہوئے فوری اُن کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش بھی ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ ٹھیک ہے اس رمضان میں نیکیوں کے کرنے کی طرف توجہ کر لو پھر سارا سال دنیا کے حصول کی ہی فکر رہے۔ انسان دنیاوی کاموں میں پڑا رہے اور اپنے مقصدِ پیدائش کو بھول جائے اور سمجھے کہ آئندہ رمضان آئے گا تو پھر عبد بننے کی کوشش کر لیں گے۔ پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کے ساتھ اس حکم کو رکھا ہے کہ میری باتوں پر لبیک کہو اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو تو ٹھیک ہے۔ یہ نہیں کہ جب اگلا رمضان آئے گا تو پھر ہم کوشش کر لیں گے۔ اگر اس بات پر توجہ رکھو گے کہ اگلے رمضان کے آنے تک ہم نے اس رمضان کی نیکیوں کو جاری رکھنا ہے تو تبھی فائدہ ہوگا۔ ورنہ اس کا کوئی فائدہ نہیں کہ اس رمضان میں نیکیاں کر لیں اور بس۔ پھر جب اگلا رمضان آئے گا تو پھر کر لیں گے۔ اگر یہ ہماری سوچ ہوگی تو ہم نے اپنے مقصد کو پانے کی کوشش نہیں کی، اُن نیک لوگوں کے زمرہ میں شامل نہیں ہوئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے عِبَادِیْ کہہ کر مخاطب کیا ہے۔

پس عبد بننے کا عمل چند دن یا ایک مہینے کا عمل نہیں ہے۔ عبد بننے کے لئے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے اور رمضان میں کیونکہ ایک مومن بندے کی اس طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اس لئے خاص طور پر روزوں کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی کہ جب اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے تو اس میں ترقی ہوتی رہنی چاہئے۔ اور یہ ترقی کس طرح ہوگی، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد انسان کس طرح بنے گا؟ اپنے مقصدِ پیدائش کو کس کس طرح حاصل کرنے کی کوشش کرے گا؟ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً. وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ○ (البقرة:139) کہ اللہ کا رنگ پکڑو اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے اور ہم اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

پس مقصدِ پیدائش کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کا رنگ پکڑنے، اُس کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے تبھی انسان حقیقی عبد بن سکتا ہے۔...... پس اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی بھی ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ اُن چیزوں کو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، وہ اعمال بجا لانے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اُن باتوں سے رُکنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔ تبھی صحیح رنگ میں انسان اللہ تعالیٰ کا عبد بن سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرنے کی کوشش کرو، اُس کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت

انسان کو عطا فرمائی ہے کہ وہ یہ صفات اپنا سکے۔ اور پھر اپنے دائرہ کے اندر اُن صفات کا اظہار بھی کر سکے۔ انسان اپنے دائرہ میں مالکیت کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، رحمانیت کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، رحیمیت کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، ربوبیت کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، ستار ہونے کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، وہاب ہونے کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے بلکہ ایک عام انسان کی زندگی میں بسا اوقات ان باتوں کے اظہار ہو بھی رہے ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو ان صفات کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن اس نیت سے نہیں کہ خدا کے رنگ میں رنگین ہوں۔ لیکن ایک حقیقی مومن جو ہے، وہ مومن جو خدا تعالیٰ کی رضا اور اُس کے پیار کو چاہتا ہے، اُس کی نشانی یہ ہے کہ ان صفات کا اظہار اس لئے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ انسانیت کو برائیوں سے بچانے کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ اپنے مقصدِ پیدائش کے حصول کیلئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ تو یہ رنگ اپنانا اور ان کا اظہار کرنا پھر ثواب بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا بن جاتا ہے۔

فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کی خوشخبری سننے والے

یہ حکم دینے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو، فرمایا کہ اے مومنو! اے میرے بندو! یہ اعلان بھی کرو کہ وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ (البقرۃ:139) کہ ہم اُس کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اختیار کرنا اور اُس کا رنگ پکڑنا اس لئے ہے کہ ہم اُس کے عبد ہیں اور ہمیں اُس کی رضا چاہئے۔ ہمیں اُس کی بندگی سب سے زیادہ قیمتی ہے اور اُس کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اُس کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہیں اور گزارنا چاہتے ہیں۔ پس ہم نے یہ زندگی صرف ایک ماہ اُس کے حکم کے مطابق نہیں گزارنی بلکہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ اُس کے حکموں کے مطابق گزرے گا۔ پس اس بات پر ہمیں غور کرنا چاہئے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں لاتے ہوئے ہم نے اس رمضان سے گزرنا ہے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے ہوئے ہم نے اس رمضان میں سے گزرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرتے ہوئے ہم نے اس رمضان میں سے گزرنا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ہم نے اس رمضان میں سے گزرنا ہے اور پھر اس سارے عمل کو اگلے رمضان سے ملانے کا عہد کرتے ہوئے اُس کی کوشش کرنی ہے۔ جب یہ سب کچھ ہوگا تو فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ (البقرۃ:187) کی خوشخبری بھی ہم سننے والے بن سکیں گے۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرۃ:187) کہ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں کو بھی ہم مشاہدہ کر سکیں گے۔

پس اس مقام کے حصول کے لئے ہمیں کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔ ہماری دعاؤں کا محور صرف ہماری اپنی دنیاوی خواہشات نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہو، اُن نیکیوں کے کرنے کی طرف بھی توجہ ہو جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ (البقرۃ:187) کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں، ایک مومن کی توجہ اپنے احکامات کی طرف بھی مبذول کروائی ہے۔...... پس ایک بہت بڑی ذمہ داری مومنوں پر ڈالی گئی ہے کہ تم نے یہ کام کرنے ہیں۔ رمضان میں جب دلوں میں عام دنوں کی نسبت زیادہ خشیت ہوتی

اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔ اپنے اندر کے فخر اور تکبر کے بتوں کو توڑ دیں۔ سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ عفو اور درگزر کی عادت ڈالیں۔ غیبت اور چغلی سے بچیں۔ امانتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ عدل کو قائم کریں اور نہ صرف عدل کو قائم کریں بلکہ اُس سے بڑھ کر احسان کریں اور پھر اِیْتَایِٔ ذِی الْقُرْبٰی کا سلوک کریں۔

ہے اور انسان بعض اوقات اپنے جائزے بھی لیتا ہے تو جب وہ اس طرف توجہ کرے کہ خدا تعالیٰ نے ایک (مومن) کا، ایک حقیقی مومن کا، اُس شخص کا جو اللہ تعالیٰ سے اُس کا عبد بننے کی دعا مانگتا ہے، کیا معیار مقرر کیا ہے تو پھر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ رہے گی۔ اُسے ہمیشہ خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَاللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصّف:4) کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا اور ایسی بات کہنا جو تم کرتے نہیں، بہت بڑا گناہ ہے۔

عدل وانصاف کے معیار قائم کریں

......قرآنِ کریم کا ایک حکم یہ بھی ہے کہ انصاف کو اس طرح قائم کرو کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے یا اپنے پیاروں والدین اور قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ اگر جائزے لیں تو ہم میں عموماً وہ معیار نظر نہیں آتے۔ پس ایک طرف تو ہم دعاؤں کی قبولیت کے نشان مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور پھر گواہی کے وقت راستے تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کس طرح اپنے قریبیوں کو مجرم ہونے سے بچالیں۔ بلکہ بعض دفعہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم اور ہمارے قریبی بچ جائیں اور دوسرے کو کسی طرح ملزم بنا دیا جائے۔ بعض دفعہ عہدیداروں کے متعلق یہ شکایات بھی آجاتی ہیں، مجھے لکھنے والے لکھتے ہیں کہ آپ نے توجہ دلائی ہے کہ جماعت میں فلاں فلاں عہدیدار کے متعلق یہ شکایت ہے یا بعض دفعہ جلسوں وغیرہ میں بعض کمزوریوں کی طرف نشاندہی کی جاتی ہے تو بجائے اس کے کہ وہ عہدیدار یا متعلقہ شعبہ جو ہے یا مجموعی طور پر جس کو بھی کہا جائے اپنی اصلاح کرے، اس بات کی تحقیق شروع کر دیتے ہیں کہ یہ شکایت کس نے کی ہے؟ حالانکہ اُن کا یہ کوئی مقصد نہیں ہے۔ تمہیں تو چاہئے تھا کہ اس پر غور نہ کرو کہ شکایت کس نے کی ہے؟ تمہارا اس سے کوئی کام نہیں۔ اگر یہ کمزوری ہے تو دور کرو اور اگر نہیں ہے تو پھر بھی استغفار کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ناکردہ گناہوں کی سزا سے بھی بچائے اور پھر جو صحیح رپورٹ ہے وہ دے دی جائے کہ اصل حقیقت اس طرح ہے۔ باقی یہ میرا کام ہے کہ شکایت کرنے والے کو کس طرح جواب دینا ہے یا جواب دوں کہ نہ دوں؟ اگر بغیر نام کے کوئی شکایت کرتا ہے تو وہ تو ویسے بھی قابل توجہ نہیں ہوتی۔ اُس کی جماعت میں کوئی پذیرائی نہیں ہوتی۔ بہرحال یہ بات عہدیداروں سے اپنے عہدوں اور اپنی امانتوں کے پورا کرنے کا تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے سپرد جو یہ کام کیا ہے اُس کو صحیح طرح نبھائیں اور اسی طرح سچی گواہی کا تقاضا ہے کہ وہ اصلاح کی طرف توجہ دیا کرے، نہ کہ شکایت کنندہ کی تلاش کرنے کی طرف۔ اگر شکایت کرنے والے کا نام مَیں نے بتانا ہوگا تو خود ہی بتا دوں گا اور اکثر بتا بھی دیا کرتا ہوں۔ لیکن یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس صورت میں پھر بعض دفعہ شکایت کرنے والے پر زمین تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہ

بھی تقویٰ سے دور بات ہے۔ یہ پھر امانتوں اور عہدوں کی صحیح ادائیگی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر، احکامات پر صحیح عمل نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے تو ہر معاملے میں، ہر سطح پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلانے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف عہدیداروں تک ہی میری بات محدود نہیں ہے ہر احمدی کو اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے...... اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔ اپنے اندر کے فخر اور تکبر کے بتوں کو توڑ دیں۔ سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔

غیبت اور چغلی سے بچیں

عفو اور درگزر کی عادت ڈالیں۔ غیبت اور چغلی سے بچیں۔ امانتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ عدل کو قائم کریں اور نہ صرف عدل کو قائم کریں بلکہ اُس سے بڑھ کر احسان کریں اور پھر اِیْتَاۓِ ذِی الْقُرْبٰی (النحل:91) کا سلوک کریں۔ بغیر کسی انعام کے خدمت کا جذبہ ہو۔ اپنے ماحول میں اپنے ملنے والوں سے، اپنے ہمسایوں سے حسنِ سلوک کریں کہ یہ بھی (دین حق) کی ایک بہت اہم تعلیم ہے۔

قرآنِ کریم کی بہت اہم تعلیم ہے۔ ہمسایوں کی جو تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے اور جس طرح ہمسائیگی کے حق کو آپ نے وسعت دی ہے اگر ہم اُس طرح اس کو وسعت دیں تو ہماری آپس کی رنجشیں جو ہیں بالکل ختم ہو جائیں۔ ایک گھر نہیں، سو گھر نہیں اگلے شہر تک، ملک تک یہ وسعت پھیلتی چلی جاتی ہے اور اس سے پھر ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی۔ عیب چینی سے بچنے لگ جائیں گے۔ غیبت کی عادت ختم ہو جائے گی کیونکہ یہ بھی اتنی بڑی برائی ہے کہ اس کو مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے اللہ تعالیٰ نے تشبیہ دی ہے۔ پس یہ غیبت کس قدر کراہت والی چیز ہے۔ لیکن ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے غیبت کرتے چلے جاتے ہیں اور پھر توجہ دلانے پر کہتے ہیں کہ یہ چیزیں تو اس میں پائی جاتی ہیں۔ بعض مجلسوں میں گھروں میں بیٹھ کر عہدیداروں کے بارے میں باتیں کی جاتی ہیں، اُن کی برائیاں ظاہر کی جاتی ہیں۔ یہ چیزیں بھی غلط ہیں۔ یہ غیبت شمار ہوتی ہے اور کہا یہ جاتا ہے یہ برائیاں اُن میں موجود ہیں۔ ہم جھوٹ تو نہیں کہہ رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے بھائی میں اگر یہ برائیاں ہیں اور تم اُس کی پیٹھ پیچھے اُن کا ذکر کرتے ہو تو یہی غیبت ہے۔ اگر برائیاں نہیں ہیں اور پھر بھی تم ذکر کر رہے ہو تو پھر تو یہ بہتان ہے۔

(سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الغیبۃ، حدیث 1934)

پس ان برائیوں سے بچنا بھی ہمارا فرض ہے۔ نیکیوں کو اختیار کرنا ہمارا فرض ہے۔ تبھی ہم اُن لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جو نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر لبیک کہنا اُس وقت حقیقی ہوگا جب ہم تمام قسم کے احکامات کو اپنے اوپر لاگو کریں گے۔ سب سے پہلے اپنی اصلاح کریں گے اور پھر دنیا کی اصلاح کریں گے جو ہمارا کام ہے۔......

جن برکتوں کو اس رمضان میں ہم نے مشاہدہ کیا ہے اُن کو ہمیشہ قائم رکھنے کیلئے کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی ہے اور کرتے چلے جانا ہے۔ اس بابرکت مہینے میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق حقیقی عبد بننے کی کوشش کرنی ہے۔ ...... اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ 10راگست 12ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 31راگست تا 06رستمبر 12ء)

سیرت رفقاء سلسلہ احمدیہ

قبولیتِ احمدیت اور دیگر روح پرور حالات وواقعات

اب زمانہ کا مالک آگیا ہے سب کو اسی کی بیعت کرنی چاہئے

(بیان فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی

سب سے پہلے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی روایات کا ذکر کرتا ہوں۔

آپ کی پیدائش 1862ء میں میرٹھ میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام مشتاق احمد تھا۔ 17 سال کی عمر میں آپ کپورتھلہ میں اپنے چچا کے ہاں منتقل ہو گئے جن کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ براہین احمدیہ کو پڑھ کر متاثر ہوئے۔ 1884ء میں بیعت کے لئے عرض کیا لیکن حضرت اقدسؑ نے اذن الٰہی کے بغیر ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور پھر 1889ء میں جب اذن الٰہی ہوا تو آپ بھی لدھیانہ میں بیعت کرنے والوں میں شامل ہو گئے۔

ہم اور آپ کوئی دو ہیں!

آپ جب بھی قادیان جاتے تو زود نویس ہونے کی وجہ سے حضرت اقدسؑ کی ڈاک وغیرہ لکھنے کی سعادت پاتے ''جنگ مقدس'' ساری کی ساری لکھنے کی سعادت بھی آپ ہی کو حاصل ہوئی۔ حضرت اقدس بولتے جاتے اور آپ لکھتے جاتے۔ اس زود نویسی کی بدولت آپ کو جو قرب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے حاصل ہوا اس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل (نور اللہ مرقدہٗ) نے بھی آپ سے بڑے رشک انداز میں کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے متعلق ''دقیق الفہم'' کے الفاظ کہے یعنی بہت باریک بین نگاہ ہے۔

آپ حضرت اقدس کے خطوط کے جوابات لکھا کرتے تھے۔ ایک خط پر لکھنے والے نے لکھا ہوا تھا کہ یہ خط صرف حضرت اقدسؑ ہی کھولیں۔ آپ یہ دیکھ کر وہ خط بند حالت میں حضرت اقدسؑ کے پاس لے گئے تو حضور نے خط آپ کو دیتے ہوئے کھولنے کا ارشاد فرمایا اور کہا کہ ''ہم اور آپ کوئی دو ہیں'' (آج کل بھی ہمیشہ ڈاک میں ایسے خطوط ملتے رہتے ہیں تو یاد رکھیں ضروری نہیں کہ اپنے ہاتھ سے ہی کھولے جائے۔ اگر کوئی معتمد کھول دے تو اس میں کوئی فرق نہیں کرنا چاہئے۔ بعض خطوط میں رازداری کی باتیں لکھی ہوتی ہیں۔

وہ اوپر لکھ دیتے ہیں تو ان کو پھر میں بہر حال خود ہی پہلے پڑھتا ہوں۔)

کسی تقریب میں بوجہ عدم اطلاع شامل نہ ہو سکنے کا شکوے کے رنگ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں خط لکھا تو حضور نے فرمایا کہ ''آپ کے شامل نہ ہو سکنے کا مجھے بڑا قلق ہے لیکن آپ خیال نہ کریں کیونکہ کپورتھلہ کی جماعت دنیا میں میرے ساتھ رہی ہے اور آخرت میں بھی میرے ساتھ ہوگی''۔

1892ء کے جلسہ میں اشاعت کیلئے جس مطبع کے قائم کرنے کی تجویز ہوئی اس میں چندہ دینے والوں میں آپ بھی شامل تھے۔313 (رفقاء) کی فہرست میں آپ کا ذکر نویں نمبر ہے۔آپ کو ابتداء میں شاعری سے بھی دلچسپی تھی اور دو چار نظمیں بھی کہیں لیکن حضور انور کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد نظمیں کہنا ترک کر دیا۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم

''ایک دفعہ ہم (بیت) مبارک کے ملحقہ کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت اقدس علیہ السلام اندر سے تشریف لائے اور حضور چشم پُر آب تھے۔حضور کی یہ حالت بہت کم دیکھنے میں آئی ہے۔مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضور کیا بات ہے؟ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آج مجھے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اِن اشعار نے بہت رلایا ہے۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ
فَعَمِیَ عَلَیْکَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَکَ فَلْیَمُتْ
فَعَلَیْکَ کُنْتُ اُحَاذِرُ

(یعنی تو ہی میری آنکھ کی پتلی تھا اور آج میری آنکھ کی پتلی اندھی ہوگئی ہے۔اب تیرے بعد جو بھی مرتا پھرے مجھے تو صرف تیری موت ہی کا خوف تھا۔) اور فرمایا:

'' کاش یہ رباعی میری ہوتی اور میری تحریریں اس کی ہوتیں'' (رجسٹر روایات نمبر 2 صفحہ 1)

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں کا اندازہ کریں کہ کس کثرت سے ہیں اور کتنی روشنی پھیلانے والی ہیں مگر اس ایک شعر کے بدلے آپ نے حسرت کی کہ کاش یہ ساری حسانؓ کے نام لکھی جاتیں اور اس کا یہ شعر میرے نام لکھا جاتا۔

مہمان نوازی

آپ مزید بیان کرتے ہیں: ''بہت دفعہ ایسا ہوتا کہ جب ہم قادیان سے رخصت ہونے لگتے تو حضرت مسیح موعودؑ دودھ وغیرہ لے آتے اور فرماتے پی لو، راستہ میں بھول نہ لگ جائے۔اور بسا اوقات آپ رخصت کرنے کے لئے نہر تک ساتھ آتے۔'' (رجسٹر روایات نمبر 2 صفحہ 10)

ایک روایت میں آپ بیان کرتے ہیں:

میں منشی اروڑا صاحب مرحوم اور محمد خان صاحب مرحوم حضرت مسیح موعودؑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔روزے کی افطاری کا وقت ہو گیا۔آپ اندر جا کر شربت کا گلاس لائے۔میں نے کہا کہ حضور ایک گلاس سے منشی صاحب کا کیا بنے گا۔کل افطاری کے وقت یہ نو گلاس پی گئے تھے۔حضرت مسیح موعودؑ ہنس پڑے اور اندر جا کر ایک لوٹا شربت کا بھر کر

لائے اور منشی اروڑا صاحب کو پلایا۔''
(رجسٹر روایات نمبر 2 صفحہ 8`9)

حضرت منشی صاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ: ''ایک شخص علی گوہر نامی پہلے کپورتھلہ میں ملازم تھے۔ ان کی اڑھائی روپے پنشن مقرر ہوئی۔ اس کے بعد وہ جالندھر چلے گئے۔ اخلاص کی وجہ سے ان کی ہمیشہ خواہش تھی کہ قادیان جا کر حضرت اقدس کی زیارت کریں لیکن تہی دستی مانع تھی۔ میں نے قادیان جانا تھا۔ میں ان کو بھی ساتھ قادیان حضرت اقدس علیہ السلام کی زیارت کے لئے لے گیا۔ حضور علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہو کر جب ہم واپس ہونے لگے تو حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ''منشی گوہر علی صاحب آپ ذرا ٹھہریں۔'' میں باہر آ کر کھڑا ہو گیا۔ حضرت اقدس نے 12 روپے لا کر ان کو دیئے لیکن انہوں نے معذرت کی اور کہا کہ یہ تو میرا فرض ہے کہ حضور کی خدمت کروں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے مجھے آواز دی اور فرمایا کہ منشی صاحب یہ آپ کے دوست ہیں آپ ان کو سمجھا دیں۔'' خیر میں نے ان کو سمجھایا کہ یہ حضور کی طرف سے عطیہ ہے اور اس میں بہت برکت ہے آپ اسے لے لیں۔ چنانچہ انہوں نے روتے ہوئے لے لئے۔ جب واپس جالندھر آئے تو آتے ہی اسی رقم پر جو حضرت اقدس علیہ السلام نے ان کو دی تھی۔ یعنی 12 روپے برانچ پوسٹ آفس میں ملازم ہو گئے۔ (رجسٹر روایات نمبر 1 صفحہ 227 تا 228)

جب سر اٹھایا تو خارش کا نام نہ تھا

آپ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ مَیں دس گیارہ بجے کے قریب حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضور کی انگلیوں کے درمیان پھنسیاں نکلی ہوئی ہیں اور خارش سے سخت تکلیف تھی۔ اسی دن عصر کے بعد مجھے حاضر ہونے کا موقعہ ملا تو دیکھا کہ حضور چشم پر آب ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور آج خلاف معمول چشم پر آب کیوں ہیں؟ فرمایا کہ انگلیوں کی تکلیف کی وجہ سے میرے دل میں خیال آیا کہ خدا تعالیٰ نے کام تو اتنا بڑا میرے سپرد کیا ہے اور میری صحت کا یہ حال ہے۔ اس خیال کا آنا ہی تھا کہ مجھے ایک پر ہیبت الہام ہوا کہ ''تیری صحت کا ہم نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔'' اس الہام کے ساتھ میرے جسم کا ذرہ ذرہ کانپ اٹھا۔ اور میں اسی وقت سجدے میں گر گیا اور بہت دعا وزاری کی۔ جب سر اٹھایا تو خارش وغیرہ کا نام نہ تھا اور مجھے ہاتھ دکھائے جن پر کسی پھنسی کا نشان تک نہ تھا۔
(رجسٹر روایات نمبر 2 صفحہ 2)

خدا تمہیں خود پڑھائے گا

ایک روایت میں آپ بیان کرتے ہیں:۔

ایک دفعہ ہم بٹالہ سے قادیان جا رہے تھے کہ نہر پر ایک سکھ ملا جو قادیان سے آ رہا تھا۔ اس نے کہا کہ آج عجیب بات دیکھی ہے۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تالاب کے پاس لڑکوں سے کھیل رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو جاتے ہوئے قریب سے گزرے۔ آپ نے آواز دی ''محمود'' صاحبزادہ صاحب بھاگتے ہوئے آئے۔ جب قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا ''اچھا محمود اگر تم وہی ہو جس کی خبر خدا نے مجھ کو دی ہے تو جاؤ کھیلو خدا تمہیں خود پڑھائے گا......۔''
(رجسٹر روایات نمبر 2 صفحہ 8)

حضرت محمد حسین خان صاحب ٹیلر

ابن خدا بخش صاحب سکنہ گوجرانوالہ

آپ کو 1897ء میں بیعت کی سعادت عطا ہوئی۔آپ کے بیٹے مکرم عبدالمنان صاحب پہلے فوج میں تھے بعد میں گولبازار ربوہ میں ٹیلرنگ کی دکان کھول لی۔

روایات

مجھے بچپن میں کُشتی دیکھنے کا بہت شوق تھا ایک دن میں کُشتی دیکھ کر آیا تو خواجے وہاں کوئی رہتے تھے۔وہاں کسی خواجے کے گھر کوئی مہمان لاڑکانہ سے آیا ہوا تھا تو اس سے وہ دریافت کر رہے تھے کہ لاڑکانہ کے حالات سناؤ تو اس نے کہا کہ میں نے ایک نئی بات سنی ہے کہ ہمارے لاڑکانہ میں ایک مولوی نے تقریر کی ہے۔تقریر میں اس مولوی نے کہا کہ زیادہ تعلیم پڑھنے سے بھی آدمی کا دماغ خراب ہو جاتا ہے اور اس نے کہا کہ قادیان میں ایک مرزا ہے جو فرماتا ہے کہ میں خدا ہوں۔میں نے کہا مولوی صاحب کسی کتاب کا حوالہ بھی دیا ہے یا یوں ہی زبانی کہا ہے۔تو اس نے کہا کہ براہین احمدیہ کا حوالہ دیتا تھا کہ اس میں لکھا ہے۔تو میں نے وہاں سکھر میں ایک احمدی تلاش کیا اس کا نام محمد حیات تھا وہ چنیوٹ کا رہنے والا تھا۔اس سے میں نے جا کر دریافت کیا کہ تمہارے پاس براہین احمدیہ ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہے۔ تو میں نے اس سے کہا ذرا کھول کر دکھائیں جہاں کہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ میں خدا ہوں۔ جب انہوں نے کتاب کھول کر دیکھی تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ خدا میرے میں ہے اور مَیں خدا میں ہوں۔ میں نے یہ بات کتاب میں سے جا کر شیخ صاحب کو دکھائی اور زبانی میں نے کہا یہ بات تو معمولی سی ہے جو آدمی شیطانی خیالات کا ہوتا ہے اسے تو ہمارے ملک میں مجسم شیطان بھی کہہ دیا کرتے ہیں۔تو جو روحانی خیالات کا انسان ہے اس آدمی میں اگر رحمانی خیالات کی باتیں پائی جائیں تو یہ کیا بڑی بات ہے تو وہ مجھے جواب میں کہتا ہے کہ لو بھائی یہ بھی مرزائی ہو گیا ہے۔تو میں نے ان سے جواب میں کہا کہ شیخ صاحب مرزائی تو بہت اچھی چیز ہے۔مرزائی تو ہمارے ہاں روئی دار واسکٹ کو کہتے ہیں۔اگر کسی کو نمونیہ ہو جائے تو اس کے گلے میں ڈالنے سے آرام آ جاتا ہے تو وہ سب میری باتوں پر ہنسنے لگے اور کہنے لگے لو بھائی یہ بھی مرزائی ہو گیا ہے۔میرے ساتھ ہنسی کرنے لگے۔میں اس کے بعد اپنی دکان پر چلا گیا۔اس دن کے بعد رات کو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ امام مہدی آخرالزمان جو آنے والا تھا وہ آ گیا ہے......۔

شیخ صاحب مرزائی تو بہت اچھی چیز ہے۔مرزائی تو ہمارے ہاں روئی دار واسکٹ کو کہتے ہیں۔اگر کسی کو نمونیہ ہو جائے تو اس کے گلے میں ڈالنے سے آرام آ جاتا ہے تو وہ سب میری باتوں پر ہنسنے لگے اور کہنے لگے لو بھائی یہ بھی مرزائی ہو گیا ہے

پھر اس کے بعد میں ایک دفعہ قادیان آیا تو راستے میں بٹالہ میں رات کے گیارہ بجے اترا تو وہاں کوئی جگہ نہیں تھی ٹھہرنے کے واسطے۔تو میں حیرانگی سے مسافر خانہ کے

برآمدہ میں کھڑا ہو گیا کہ یا اللہ میں اب کہاں جاؤں۔ لوگ جو گاڑی سے اترے تھے وہ اپنی اپنی جگہ چلے گئے پھر اس کے بعد ایک آدمی نکلا اور اس نے کہا کہ آپ نے کہاں جانا ہے تو میں نے کہا کہ میں نے جانا تو سکھر تھا لیکن اب میرا یہ ارادہ ہوا ہے کہ میں حضرت امام مہدی آخر الزمان کی زیارت کر کے جاؤں۔ تو اس نے کہا کہ سکھر میں ایک آدمی بنام حسین بخش ہے آپ اس کو جانتے ہیں؟ تو میں نے کہا کہ ہاں میں اس کو جانتا ہوں۔ اس نے کہا کہ چلو اس کے مکان پر ٹھہریں صبح آپ چلے جانا۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا تو حسین بخش کے دروازہ پر دستک دی تو وہ باہر آیا اور بہت خوشی سے ملا۔ رات میں اس کے مکان پر ٹھہرا۔ صبح جب میں وہاں سے اٹھ کر قادیان روانہ ہونے لگا تو اس نے کہا کہ میں آپ کو نہ جانے دوں گا جب تک آپ میرے مکان پر کھانا نہ کھالیں۔ پھر بازار گیا اور سبزی وغیرہ لا کر اور پکا کر مجھے روٹی وغیرہ کھلائی۔ پھر مجھے وہ یکے پر بٹھانے کے واسطے آیا تو تیلی دروازہ کے باہر ایک یکہ کھڑا تھا۔ تو اس کا مالک کہہ رہا تھا کہ کوئی قادیاں جانے والی سواری ہے، قادیں کی سواری ہے۔ میں نے یکہ والے سے پوچھا آپ کیا کرایہ لیں گے قادیں کا؟ تو اس نے کہا ڈھائی آنے (یعنی اڑھائی آنے) کرایہ ہے۔ میرے سے پہلے دو سواریاں یکے پر بیٹھی تھیں۔ تیسرا میں بیٹھ گیا یکے والے نے گھوڑا چلا دیا۔ ان میں سے ایک آدمی تھا جس کی بہت لمبی داڑھی تھی مہندی لگائی ہوئی تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے کس جگہ جانا ہے۔ میں نے کہا امام مہدی کی زیارت کرنے جانا ہے۔ وہ کہنے لگا پتا نہیں لوگ یہاں کیوں آتے ہیں لوگوں کے دماغوں کو کیا ہو گیا ہے وہ بٹالہ سے قادیان تک یہی باتیں کرتا رہا اور میں استغفار اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا آیا۔ تو قادیان جب اڈے خانہ پر اترے، آگے آگے وہ چلا پیچھے پیچھے میں چل پڑا۔ (بیت) مبارک کے نیچے جہاں لیٹر بکس لگا ہے۔ وہ تو مرزا گل کے احاطہ کی طرف ہو گیا۔ اور ایک آدمی مجھے ملا اور اس نے کہا کہ آپ نے کہاں جانا ہے تو میں نے کہا کہ میں نے حضرت نورالدین صاحب کو ملنا ہے تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ میرے آگے آگے کون شخص تھا وہ کہتا ہے کہ یہ مرزا امام الدین ہے۔

معاً میری آنکھ کو بالکل آرام ہو گیا

پھر میں حضرت مولوی صاحب کے پاس چلا گیا۔...... تھوڑی دیر بعد میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ حضرت صاحب (بیت) میں آ گئے ہیں۔ **میرا بازو حضور نے پکڑ کر کہا کہ جو لوگ آگے بڑھتے ہیں وہ آگے بڑھتے جاتے ہیں، جو پیچھے رہتے ہیں وہ پیچھے رہ جاتے ہیں ہمیشہ آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔** ...... پھر میں نے حضور کی بیعت کی اور میں حضور کو اپنے بچپن کے حالات سناتا رہا اور حضور سنتے رہے۔ ایک تو میں نے عرض کیا کہ ایک میرا چھوٹا بھائی بھی ہے اس کے واسطے دعا کریں کہ وہ احمدی ہو جائیں۔ میں نے اس کے واسطے اخبار بدر بھی جاری کرایا ہے اور جو حضور کی کتب بھی ملتی ہے وہ بھی میں اسے دیتا ہوں اور وہ اس کو ہاتھ بھی لگانا پسند نہیں کرتا۔ کہتا ہے کہ اس میں جادو بھرا ہوا ہے اور جو پڑھتا ہے مرزائی ہو جاتا ہے۔ حضور دعا فرماویں کہ وہ سلسلہ حقہ میں داخل ہو جاوے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کے ارادے نیک ہیں خدا آپ کو بڑی کامیابی

ایک پٹھان تھا جو درد نقرس سے بیمار تھا اور دو سوٹوں سے چلتا تھا...... حضور جب باہر نکلے تو حضور کا پاؤں اس کے پاؤں پر آیا تو اس طرف کی اس کی تمام دردیں اچھی ہوگئیں۔

دے گا۔ پھر حضور نے میری طرف نظر اٹھا کے دیکھا تو میری ایک آنکھ خراب تھی اور سرخ ہوئی ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کی آنکھ کب سے خراب ہے؟ تو میں نے عرض کیا کہ یہ بچپن سے میری آنکھ خراب ہے۔ ایک دفعہ کوہ مری پہاڑ پر گیا تھا اور مجھے آرام آ گیا تھا بعد میں پھر ویسی حالت ہوگئی۔ حضور نے کہا کہ آپ کا کام کوہ مری میں اچھا چل سکتا ہے آپ کوہ مری میں کام کیا کریں تو میں نے عرض کیا کہ حضور میں اب سکھر میں کام کرتا ہوں۔ محنتی آدمی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بہت مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ سکھر اور کوہ مری کا چھ سو یا سات سو میل کا فاصلہ ہے۔ پھر حضور نے فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ شفا دے گا تو معاً (میری) آنکھ کو بالکل آرام ہو گیا۔...... پھر اس کے کچھ مدت بعد حضور لاہور میں تشریف لے گئے۔ ایک دن حضور کی ملاقات کے لئے ڈپٹی کمشنر اور پولیس کپتان آئے اور انہوں نے کہلا بھیجا کہ ہم ملاقات کے واسطے آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے زیادہ فرصت نہیں ہے ایک دو منٹ کے واسطے مل سکتا ہوں۔ سیڑھی میں کھڑے ہو کر حضور نے ان کی ملاقات کی۔

ہماری حفاظت خدا کر رہا ہے

یہ جو کہتے ہیں کہ انگریزوں کا لگایا ہوا پودا یہ حال تھا۔ اپنے غریب (رفقاء) کے لئے آدھا آدھا گھنٹہ، گھنٹہ گھنٹہ بھی بیٹھ جایا کرتے تھے اور سیڑھیوں میں کھڑے ہو کر ڈپٹی کمشنر اور پولیس کے کپتان سے بات کی۔

حضور نے فرمایا ''ہماری حفاظت خدا کر رہا ہے۔ آپ جس طرح مناسب سمجھیں اپنا فرض ادا کریں۔'' اس کے بعد وہ چلے گئے۔

پھر ایک دن حضور دن کے دس بجے آئے۔ گھڑی کا ٹائم ٹھیک کرنے کے واسطے۔ گھڑی رومال میں بندھی ہوئی تھی۔ نکال کر ٹائم ٹھیک کیا پھر اوپر چلے گئے۔ ایک دفعہ پھر قادیان آیا تو حضور کو ایک آدمی خط سنا رہا تھا۔ سیالکوٹ سے کسی احمدی کی طرف سے آیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ حضور میرا کُڑم (سمدھی) کہتا ہے کہ برات کے ساتھ باجا بھی لاؤ اور آتش بازی بھی لاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ باجا تو ایک بطور اعلان کے ہے اس کا تو کوئی گناہ نہیں اور آتش بازی ایک مکروہ چیز ہے۔ اس واسطے حضور نے فرمایا کہ اسے لکھ دو کہ باجا ہم لے آئیں گے اور آتش بازی کے خیال کو آپ چھوڑ دیں......۔

اس دفعہ جب آیا تو کھڑکی کے راستے حضور جب (بیت) میں تشریف لائے تو لوگ استقبال کے واسطے اٹھے تو ایک پٹھان تھا جو درد نقرس سے بیمار تھا اور دو سوٹوں سے چلتا تھا اس کے کھڑا ہونے میں کچھ دیر ہوگئی۔ تو حضور جب باہر نکلے تو حضور کا پاؤں اس کے پاؤں پر آیا تو اس طرف کی اس کی تمام دردیں اچھی ہوگئیں۔ کچھ دیر بعد جب حضور اندر جانے لگے تو اس نے کہا کہ حضور ہے تو بے ادبی کی بات مگر میرے پاؤں پر پاؤں رکھ کر حضور اندر جائیں۔ حضور اس کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر چلے گئے بعد میں اس نے حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ سے چھ ماہ ہو

وہ بزرگ بولے کہ مرزا صاحب سچے ہیں آپ ان کی بیعت کریں میں نے کہا کہ آپ کی بیعت کی ہوئی ہے ٹوٹ جائے گی۔فرمایا ہماری بیعت محض محبت کی ہے یہ نہیں ٹوٹتی اب زمانہ کا مالک آ گیا ہے سب کو اسی کی بیعت کرنی چاہئے

گئے علاج کروا رہا ہوں کچھ اچھی طرح سے آرام نہیں آیا تھا آج یہ واقعہ ہوا ہے کہ جب حضور براستہ کھڑکی (بیت) میں تشریف لائے تو میرے پاؤں پر پاؤں آ گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس طرف کی تمام دردیں دور ہو گئی ہیں۔تو حضور نے جواب میں فرمایا کہ بھائی وہ تو خدا کے رسول ہیں۔ میں تو معمولی حکیم ہوں میں نے تو دوادارو ہی دینا ہے۔

(رجسٹر روایات نمبر 5 صفحہ 97 تا 103)

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب

ابن چودھری عطر الدین صاحب سکنہ کھیوہ

سن ولادت 1855ء۔ 1897ء یا 1898ء میں بیعت کی۔26 نومبر 1946ء کو آپ نے وفات پائی۔آپ مولوی عبداللہ غزنوی صاحب کے مرید تھے جن سے ان کے کشوف والہام بھی سنا کرتے تھے۔جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ الہام کیا تو مولوی محمد عبداللہ صاحب کے دل میں حضرت اقدس علیہ السلام کی محبت داخل ہو گئی۔1897ء میں آپ نے ایک خواب دیکھنے کے بعد تحریری بیعت کی اور کچھ عرصہ بعد قادیان جا کر زیارت کا شرف پایا۔

آپ بیان فرماتے ہیں کہ ”ایک دفعہ ایک زمیندار نے قرض اترنے کے بارہ میں حضور سے درخواست دعا کی تو آپؑ نے فرمایا ”استغفار کرو، دعائیں مانگو، اللہ تعالیٰ فضل میں برکت دے گا، اپنا فضل کرے گا، قرض اتار دے گا۔“

آپ ایک اور روایت بیان کرتے ہیں کہ:۔

”ضلع شیخوپورہ میں ایک گاؤں جو کہ سیدوالا سے قریب ہے۔اس کا نام ”ڈھونی“ ہے۔اس گاؤں کے ساتھ ہی میرے خاندان کی کچھ زمین ہے۔میں وہاں گیا۔وہاں ایک مجھے پرانا احمدی ملا جس کا اسم شریف میاں نور محمد تھا۔میاں نور کہہ کر لوگ ان کو بلاتے تھے۔میں نے ان سے دریافت کیا کہ میاں صاحب یہاں جنگل میں آپ کو حضرت مسیح موعود کا کس طرح پتہ لگ گیا۔انہوں نے فرمایا کہ یہاں فرید والا کے ایک مست بزرگ تھے، میں ان کا مرید تھا۔جب مرزا صاحب کا نام سنا تو میں نے ان سے ذکر کیا کہ لوگ مرزا صاحب کا ذکر کرتے ہیں۔حضرت یہ کیا بات ہے۔وہ بزرگ بولے کہ مرزا صاحب سچے ہیں آپ ان کی بیعت کریں۔میں نے کہا کہ آپ کی بیعت کی ہوئی ہے ٹوٹ جائے گی۔فرمایا ہماری بیعت محض محبت کی ہے، یہ نہیں ٹوٹتی۔اب زمانہ کا مالک آ گیا ہے سب کو اسی کی بیعت کرنی چاہئے۔میں نے باطن میں بیعت کی ہوئی ہے زندہ رہا تو ظاہر میں بھی بیعت کروں گا......پھر میں سیدوالا میں مولوی جمال الدین صاحب کے پاس گیا۔ان سے میں نے مرزا صاحب کے متعلق سوال کیا۔مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر میں سچ سچ بتاؤں گا تو تو جمعہ پڑھنے نہیں آئے گا۔میں نے کہا، آپ ضرور سچ بتائیں میں ضرور آیا کروں گا۔انہوں نے کہا مرزا صاحب سچے ہیں۔میں نے بیعت کی ہوئی ہے۔

میں نے کہا جب آپ قادیان جانے کا ارادہ کریں تو مجھے بھی خبر دیں، میں ضرور ساتھ چلوں گا۔ جب مولوی صاحب نے خبر دی تو میں قادیان ان کے ساتھ گیا۔ جب قادیان پہنچے تو میں نے مولوی صاحب کو کہا اب آپ میرے پیچھے چلیں، میں نے خواب میں سارے مکان دیکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں نے ان کو سارے مکان دکھائے۔ اب وہ میاں نور صاحب وفات پا چکے ہیں۔ اللہ انہیں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔''

(رجسٹر روایات نمبر10 صفحہ230 تا233)

حضرت میاں عبدالرشید صاحب

ابن حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور

آپ 1884ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سن بیعت ایک روایت کے مطابق 1897ء اور ایک دوسری روایت کے مطابق 1900ء ہے۔ آپ نے اپنے والد محترم کی تحریک اور اپنے ایک خواب کی بناء پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی توفیق پائی۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ امرتسر میں بسلسلہ ملازمت گزارا جہاں آپ چیف مکینیکل ڈرافٹسمین کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ کو (دعوۃ الی اللہ) کا بڑا شوق تھا۔ آپ نے اپنے پیچھے آٹھ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے۔

ایک لڑکا جو آریہ خیالات کا ہو گیا تھا

آپ روایت بیان کرتے ہیں:

''لاہور میں ایک غیر احمدی کا لڑکا جو ریلوے میں ملازم تھا آریہ خیالات کا ہو گیا۔ اس کے والدین کو اس سے بڑی پریشانی ہوئی اور وہ اس کو بیگم شاہی (بیت) کے ایک مولوی کے پاس لے گئے۔ اس نے مولوی صاحب کے سامنے جب چند آریوں کے اعتراضات پیش کئے تو وہ بہت طیش میں آ گیا اور اس کو مارنے کے لئے دوڑا۔ جس پر وہ نوجوان اپنی پگڑی وغیرہ وہیں چھوڑ کر بھاگ پڑا۔ لوگ بھی اس کے پیچھے بھاگے لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر ایک احمدی احمد الدین صاحب جو رفلگری کا کام کرتے تھے، وہ بھی ساتھ ہو لئے اور اس کے مکان تک ساتھ گئے۔ اصلی واقعہ معلوم کرنے کے بعد وہ میرے پاس آیا اور مجھے اس کے حالات سے آگاہ کیا اور کہا کہ اس کو ضرور ملنا چاہئے اور اس کے خیالات کی اصلاح کی کوشش ہونی چاہئے۔ چنانچہ میں ان کے ہمراہ اس کے مکان پر گیا۔ پہلے تو وہ گفتگو ہی کرنے سے گریز کرتا تھا اور صاف کہتا تھا کہ میں تو آریہ ہو چکا، مجھ پر اب آپ کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اور اس نے گوشت وغیرہ ترک کر کے آریہ طریق اختیار کر لیا ہوا تھا۔ ان کی مجالس میں جاتا اور ان کی عبادات میں شریک ہوتا تھا۔ میرے بار بار جانے اور اصرار کرنے پر وہ کسی قدر مجھ سے مانوس ہوا۔ جب وہ سیر کو جاتا تو میں بھی اس کے ہمراہ ہو جاتا۔ بعض اوقات میں اس کیلئے انتظار بھی کرتا کہ جب وہ سیر کو نکلے گا تو میں اس کے ہمراہ ہو جاؤں گا۔ تھوڑے دنوں کے بعد ایسٹر کی تعطیلات آ گئیں۔ میں نے اسے کہا کہ میرے ساتھ قادیان چلو مگر وہ اس کیلئے تیار نہ ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ میں مولویوں کے پاس جانے کو تیار نہیں ہوں۔ اس پر میں نے اس کو بہت سمجھایا کہ

قادیان میں کسی تکلیف کا اندیشہ نہیں اور آپ سے کسی قسم کا برا سلوک نہ ہوگا جو چاہیں اعتراض پیش کریں۔ اور میں ہر قسم کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ آخر بڑے اصرار کے بعد وہ اس پر آمادہ ہوگیا اور میرے ہمراہ قادیان گیا۔ وہاں پر جا کر ہم حضرت مولوی صاحب سے ملے۔ آپ نہایت شفقت سے پیش آئے اور فرمایا کہ آپ جو چاہیں اعتراض کریں جواب دیا جائے گا۔ میں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ حضور انہوں نے گوشت وغیرہ ترک کر دیا ہوا ہے اور ہندووانہ طریق اختیار کیا ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اپنے گھر سے مونگی کی دال اور چند روٹیاں مہمانخانہ میں اس کے لئے بھجوادیں۔ اس بات سے وہ بہت متاثر ہوا۔ اس دن ظہر کی نماز کے لئے جب میں گیا تو اس کو ساتھ لے گیا۔ نماز کے بعد حضور (بیت) مبارک میں تشریف فرما ہوئے۔ ان دنوں حضور آریوں کے متعلق کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔ چنانچہ اس وقت حضرت صاحب نے آریہ لوگوں کے اعتراضات کا ذکر مجلس میں کر کے ان کے جوابات دیئے۔ اس کا اس پر بہت اثر ہوا اور اس کے بہت سے اعتراضات خود بخود دور ہو گئے۔ اور (دین حق) سے بھی ایک گونہ دلچسپی پیدا ہوگئی۔ عصر کی نماز کے بعد میں ان کو حضرت مولوی صاحب کے درس القرآن میں لے گیا جو (بیت) اقصیٰ میں ہوتا تھا۔ اس کے بعد وہ دونوں مولوی صاحب کی خدمت میں گئے اور میں نے عرض کی کہ حضور انہیں کچھ سمجھائیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ ان کو جو اعتراض ہے وہ کریں۔ اس پر اس نے گوشت خوری کے متعلق دریافت کیا جس کا جواب مولوی صاحب نے نہایت عمدہ طریق پر اسے دیا اور اس کی اس سے تسلی ہوگئی۔ مغرب کی نماز کے بعد پھر ہم حضور علیہ السلام کی خدمت میں (بیت) مبارک میں حاضر ہوئے۔ حضور علیہ السلام شہ نشین پر بیٹھ کر گفتگو فرماتے رہے۔ لوگ عموماً مولوی عبدالکریم صاحب کی معرفت سوال و جواب کرتے تھے۔ چنانچہ یہ گفتگو وہ سنتا رہا۔ اس کے بعد اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ دوسرے دن نماز ظہر کے وقت اس نے بھی وضو کیا اور جا کر نماز ادا کی۔ اس دن پھر مولوی صاحب کا درس سنا اور تیسرے دن اس آریہ دوست نے حضور کی بیعت کر لی اور پھر (دین حق) میں داخل ہوا اور اب انہیں (دین حق) کے ساتھ ایسا انس پیدا ہو گیا ہے کہ وہ آریہ سماج کی مجلسوں میں جا کر (دین حق) کی خوبیاں بیان کرتا ہے اور آریہ کے اعتراضات کا جواب دیتا ہے۔ اس کے بعد میں کافی عرصہ تک اسے دیکھتا رہا کہ وہ ہمارے ساتھ نمازیں ادا کرتا تھا اور عید وغیرہ پڑھا کرتا تھا۔‘‘

نشانِ الٰہی

آپ مزید بیان فرماتے ہیں:

’’قادیان میں جن دنوں آریہ سماج نے پہلا جلسہ کیا تو اس وقت میرے ایک دوست دیودت نے کہا کہ اگر آپ قادیان چلیں تو میں بھی آپ کے ساتھ وہاں جاؤں گا۔ چنانچہ میں تیار ہوگیا اور ہم دونوں قادیان پہنچے۔...... اس جلسہ میں ایک آریہ لیکچرار جو لکھنؤ کی طرف سے آیا ہوا تھا۔ وہ جب لیکچر دینے کیلئے کھڑا ہوا تو (دین حق) پر اس نے بہت گندے اعتراضات کرنے شروع کئے اور متکبرانہ

لہجہ میں کہا کہ اگر مرزا صاحب میں کوئی طاقت ہے تو میں جو اس زور شور سے بول رہا ہوں وہ میری زبان بند کردیں۔ چنانچہ چند ہی منٹ گزرے تھے کہ اس کے دل پر خوف سا طاری ہوا اور وہ خاموش ہوگیا۔ اس پر آریہ لوگ اسے وہاں سے باہر لے گئے۔ اس کے بعد اس کی حالت یہاں تک خراب ہوگئی کہ علاج کے لئے بٹالہ لے جانا پڑا۔ میرا ہندو دوست بھی اس کے ساتھ بٹالہ آ گیا۔ میں نے جب آریہ سماج سے اس کے متعلق دریافت کیا اور مجھے معلوم ہوا کہ وہ بٹالہ آ گیا ہے تو میں بھی بٹالہ پہنچا۔ جب آریہ سماج سے جا کر اس کے متعلق دریافت کیا اور اس کی جگہ پر جا کر اس کو ملا تو معلوم ہوا کہ آریہ پنڈت کی حالت بہت خراب ہے۔ میرے دوست نے مجھے کہا کہ چونکہ حالت اچھی نہیں ہے اور آریہ لوگوں میں ایک جوش ہے اس لئے آپ کا یہاں پر ٹھہرنا مناسب نہیں ہے......" (رجسٹر روایات نمبر 11 صفحہ 30 تا 36)

(خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2000ء از الفضل انٹرنیشنل 22 تا 28

دعا

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ.

(تذکرہ ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ صفحہ نمبر:363)

اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

گرداب کی مانند جو ہیں دریا نوش

(کلام حضرت خواجہ میر دردؒ)

آرام نہ دن کو بے قراری کے سبب
نے رات کو چین آہ و زاری کے سبب
واقف نہ تھے ہم تو ان بلاؤں سے کبھو
یہ کچھ دیکھا، سو تیری یاری کے سبب

ہم نے بھی کبھو جام و سبو دیکھا تھا
جو کچھ کہ نہیں ہے رو بہ رو، دیکھا تھا
اُن باتوں کو اب جو غور کریے اے درد
کچھ خواب سا تھا کہ وہ کبھو دیکھا تھا

دیکھا ہے مَیں نے زندگی کا جب سے سپنا
جلنا ہی سدا ہے مجھ کو، نِت ہے کھپنا
تقصیر معاف تب ہی ہوگی اے درد
جوں شمع کروں گا جب قدم بوس اپنا

اے درد، اگرچہ مے میں ہے جوش و خروش
رہتے ہیں ولے اہلِ تامّل خاموش
موجوں کو شراب کی وہ پی جاتے ہیں
گرداب کی مانند جو ہیں دریا نوش

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلکیاں

(مکرم سید مبارک علی صاحب، ربوہ)

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (الانعام:163)

ان کو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا جینا خدا تعالیٰ کی راہ میں ہے۔یعنی اس کا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور نیز اس کے بندوں کو آرام دینے کے لئے ہے تا میرے مرنے سے ان کو زندگی حاصل ہو۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعاً الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ ۝ (الاعراف:159)

لوگوں کو کہہ دے کہ میں خدا کی طرف سے تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں وہ خدا جو بلاشرکت غیرے آسمان اور زمین کا مالک ہے۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ (آل عمران:32)

ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا تعالیٰ بھی تم سے محبت رکھے اور تمہیں محبوب بنالیوے۔

قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحٰى إِلَيَّ ۝ (الانعام:51)

تو کہہ دے کہ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا گیا ہے۔

قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ قُل لَّا أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذاً وَمَا أَنَاْ مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝ (الانعام:57)

تو ان سے کہہ دے کہ مجھے بالکل منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان جھوٹے معبودوں کی عبادت کروں۔جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔تو ان سے کہہ دے کہ میں تمہاری گری ہوئی خواہشات کی پیروی نہیں کرتا اگر میں ایسا کروں تو اس صورت میں سمجھو کہ میں گمراہ ہو چکا اور میں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں ہوئی۔

قُل لَّوْ أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۝ (الانعام:59)

تم ان سے کہہ دو کہ جس چیز کے متعلق تم جلدی کے خواہاں ہو اگر وہ میرے پاس ہوتی تو میرے اور تمہارے درمیان اختلافی امر کا فیصلہ کبھی کا ہو جاتا۔

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2013ء

خطبات امام کی اہمیت

(مرتبہ قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

اس نعمت کا شکر کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

''چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کیساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں...... تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو۔ کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے۔ لَئِن شَکَرتُم لَاَزِیدَنَّکُم (ابراھیم:8)۔''

(خطبات نور، صفحہ 131)

جماعت کا ہر فرد پہلے شاگرد ہے پھر استاد

سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

''ہر خطبہ جو میں پڑھتا ہوں، ہر تقریر جو میں کرتا ہوں اور ہر تحریر جو مَیں لکھتا ہوں اُسے ہر احمدی اس نظر سے دیکھے کہ وہ ایک ایسا طالب علم ہے جسے اِن باتوں کو یاد کر کے ان کا امتحان دینا ہے اور ان میں جو عمل کرنے کیلئے ہیں ان کا عملی امتحان اُس کے ذمہ ہے...... پھر جب پڑھ چکے تو سمجھے کہ اب میں استاد ہوں اور دوسروں کو سکھلانا میرا فرض ہے۔''

(خطاباتِ شوریٰ جلد 2، ص 21)

خدا تعالیٰ کی رضا اور محبت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

''مختلف طبیعتیں ہیں مختلف تربیتی دوروں میں سے انسان گزرتا ہے اور خلیفہ وقت اور امام وقت کا یہ کام ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت کو ترتیب کے مقامات میں سے درجہ بدرجہ آگے ہی آگے لئے جاتا چلا جائے تاکہ وہ خدا تعالیٰ کی رضاء کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی محبت انہیں بہت زیادہ مل جائے۔''

(خطباتِ ناصر جلد 2، ص 133)

خلیفۂ وقت کی زبان کا غیر معمولی اثر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''خلافت کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض دفعہ بظاہر نصیحت عمل نہیں کر رہی ہوتی لیکن جب خلیفۂ وقت کی زبان سے وہی نصیحت نکلتی ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی اثر پیدا کر دیتا ہے۔'' (خطبات طاہر جلد 2، ص 2)

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''عمومی طور پر ہر بات جو اس زمانے میں اپنے اپنے وقت میں خلفاء وقت کہتے رہے ہیں۔ جو خلیفۂ وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہے، جو تربیتی امور آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ ان سب کی اطاعت کرنا اور خلیفۂ وقت کی ہر بات کو ماننا یہ اصل میں اطاعت ہے اور یہ نہیں ہے کہ تحقیق کی جائے کہ اصل حکم کیا تھا؟ یا کیا نہیں تھا؟ اس کے پیچھے کیا روح تھی؟ جو سمجھ آیا اس کے مطابق فوری طور پر اطاعت کی جائے تبھی اس نیکی کا ثواب ملے گا۔''

(خطبہ جمعہ 9 جون 2006 از خطبات مسرور جلد 4، ص 288)

کلام الامام، امام الکلام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''بہرحال خلیفہ کے مقابل پر کوئی شخص بھی چاہے وہ کتنا ہی عالم ہو کم حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جماعت کی رہنمائی اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ خلیفہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق ہوں۔ پس ہر ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے ...... کہ لغویات اور فضولیات میں نہ پڑیں اور استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں۔''

(خطبات مسرور جلد نمبر 3، ص 320)

نسلوں کی بقاء کی ضمانت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔'' (خطبات مسرور جلد 8 ص 191)

ہر احمدی مخاطب ہے

پھر فرمایا:

''ہر خطبہ کا مخاطب ہر احمدی ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتا ہو...... واحمدی اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ ہم نے خلیفہ وقت کی آواز کو سننا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے، اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے وہ نہ صرف شوق سے خطبات سنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ہی ان کا مخاطب سمجھتے ہیں۔''

(خطبات مسرور جلد 8 ص 188، 189)

Friday Sermon

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ایک انگریز..... جو تقریباً باقاعدہ جمعے کے خطبہ سنتا ہے، اور شام کو دوبارہ ریکارڈنگ آتی ہے تو گھر والوں کو یا اس کی جب بیوی پوچھے تو کہتا ہے کہ میں فرائیڈے سرمن (Friday Sermon) سن رہا ہوں۔ وہ عیسائی ہے اور باتوں کا اثر لیتا ہے....اس نے بعض خطبات کے مضمون بیان کئے کہ یہ بڑی اچھی وقت کی ضرورت ہے۔ جو خطبات بھی آتے ہیں وہ صرف جماعت کے لئے وقت کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کے لئے وہ فائدہ مند ہو جاتے ہیں۔''

(خطباتِ مسرور جلد 2 ص 727، 728)

MTA دیکھیں یہ بھی تربیت کا ذریعہ ہے

حضور انور نے فرمایا: MTA دیکھیں یہ بھی تربیت کا ایک ذریعہ ہے۔ جماعت سے، مشن سے، نظام سے اپنا مضبوط تعلق رکھیں۔ خدا تعالیٰ خود حفاظت فرمائے گا۔ حضور انور نے فرمایا: بچوں کی تربیت کے لئے اور ان کے نیک بننے کے لئے والدین کو بھی بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ ہر بچہ نیک فطرت لئے پیدا ہوتا ہے اس کے بعد اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔ پس اس فطرت کو ابھاریں تا کہ نیکی پر قائم رہیں۔

مَیں دعا کرتا ہوں۔ اللہ کرے آپ کے بچے بچیاں نیک ہوں اور دین پر قائم رہنے والے ہوں۔

(نومبائعین کی حضور انور سے ملاقات بر موقعہ دورۂ فرانس 2008 از الفضل انٹرنیشنل 31 / اکتوبر تا 07 / نومبر 2008ء)

چترال جنت مثال

(مکرم نصیرالدین احمد خان لاہور)

وطن عزیز کو قدرت نے دلکش، حسین و جمیل، خوبصورت اور قدرتی مناظر سے نوزا ہے۔ان حسین مشاہدات قدرت میں سے ایک چترال جنت مثال بھی ہے۔ چترال صوبہ خیبر پختونخواہ کا ایک ضلع ہے جو پاکستان کے انتہائی شمالی کونے پر واقع ہے۔ یہ ضلع ترچ میر کے دامن میں واقع ہے جو کہ سلسلہ کوہ ہندوکش کی بلند ترین چوٹی ہے۔ اس کی سرحد افغانستان کی واخان کی پٹی سے ملتی ہے جو اسے وسط ایشیا کے ممالک سے جدا کرتی ہے۔ ریاست کے اس حصے کو بعد میں ضلع کا درجہ دیا گیا۔اور صوبہ خیبر پختونخوا کے مالاکنڈ ڈویژن سے منسلک کر دیا گیا۔اپنے منفرد جغرافیائی محلِ وقوع کی وجہ سے اس ضلع کا رابطہ ملک کے دیگر علاقوں سے تقریباً پانچ مہینے تک منقطع رہتا ہے۔اپنی مخصوص پُرکشش ثقافت اور پُر اسرار ماضی کے حوالے سے ملفوف چترال کی جُداگانہ حیثیت نے سیاحت کے نقطہءنظر سے بھی کافی اہمیت اختیار کر لی ہے۔ جنگ افغانستان کے دوران اپنی مخصوص جغرافیائی حیثیت کی وجہ سے چترال کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوا۔ موجودہ دور میں وسطی ایشیائی مسلم ممالک کی آزادی نے اس کی اہمیت کو کافی اُجاگر کیا۔ رقبے کے لحاظ سے یہ صوبہ کا سب سے بڑا ضلع ہے۔

یہ ضلع پاکستان کا قدیمی لوک و تاریخی ورثہ کا حامل ہے۔ محقق بادشاہ منیر بخاری صاحب کے مطابق چترال میں سترہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ بعض محققین نے چترال میں بولی جانے والی زبانوں کی تعداد چودہ بیان کی ہے۔جیسے کلاشہ، کھوار، اردو، مداک، لشٹی، پھالول، یدغہ، پشتو اور وخی زبانیں

یہاں کے لوگ کھوار نامی بولی بولتے ہیں۔ چترال اکثریت مسلمان آبادی پر مشتمل ہے تاہم کافرستان کے علاقے میں غیر مسلم بھی آباد ہیں۔

چترال کھوار اکیڈمی کے حالیہ سروے کے مطابق کھوار زبان کے شعراء کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ اور بعض شعراء کے مجموعۂ کلام بھی شائع ہو رہے ہیں۔ چترال کے چند ممتاز شعراء میں بابا ایوب، عنایت اللہ فیضی، ذاکر محمد زخمی، محمد عرفان، گل نواز خاکی، امین الرحمٰن چغتائی، فضل الرحمٰن شاہد، اقبال الدین سحر، اقبال حیات، عزیز الرحمٰن بیغش، رحمت عزیز چترالی، مولا نگاہ اور محمد چنگیز خان طریقی شامل ہیں۔

یہ علاقہ سیاحت کے اعتبار سے جاذب نظر اور خوبصورت مقام ہے۔ چترال ضلع کا کُل رقبہ 14850 مربع کلومیٹر ہے۔ یہاں فی مربع کلومیٹر 25 افراد آباد ہیں۔ چترال کی آبادی 500000 کے قریب ہے۔ دیہی آبادی کا بڑا ذریعہ معاش زراعت ہے۔ کُل قابل کاشت رقبہ 22550 ایکڑ ہے۔

قسما قسم کی اور سادہ دلکش کڑھائی والی چترالی ٹوپیاں اور واسکٹ ساری دنیا میں جہاں پاکستانی آباد ہیں خوب پسند کی جاتی ہیں۔ سردیوں سے بچنے کیلئے اہلِ چترال کا بنا ہوا گاؤن بھی مقبول عام لباس ہے۔ اسلام آباد اور پشاور سے بذریعہ جہاز اور مردانِ دِیر، گلگت، لواری پاس اور بعض دیگر مقامات سے بذریعہ سڑک وادی چترال جانا ممکن ہے۔ جب بھی موقعہ ملے تو ضرور چترال کی بھی سیر کیجئے۔

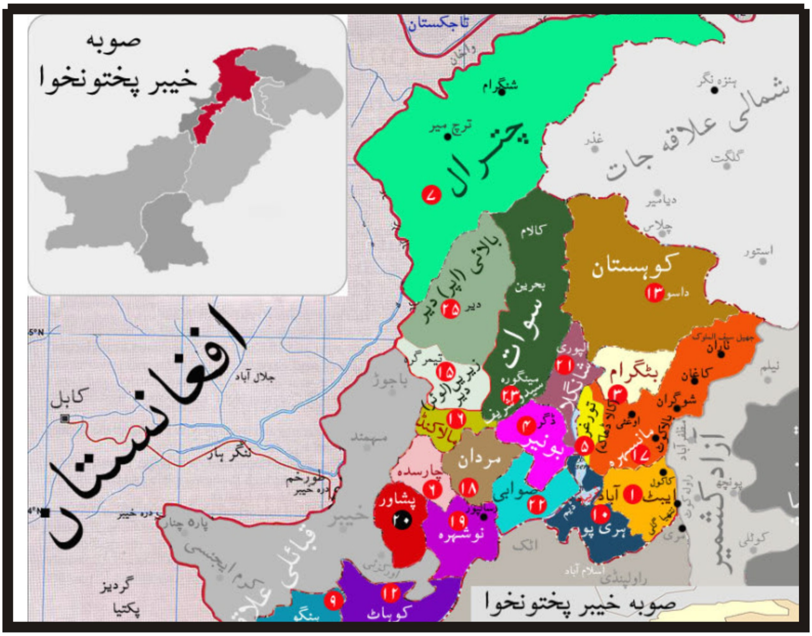

افطاری اور افطار کا وقت

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُفطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبلَ اَن يُصَلِّيَ فَاِنْ لَم تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلَى تَمَرَاتٍ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ (سنن ابوداؤد، کتاب الصیام، حدیث:2358)

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا معمول تھا کہ نماز مغرب سے قبل تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو پکی ہوئی کھجوروں سے روزہ افطار کرتے۔ اگر کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

روزہ افطار کرتے وقت رسول اللہ ﷺ یہ کلمات پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمتُ وَعَلَى رِزقِکَ اَفطَرتُ ◆ (سنن ابوداؤد، کتاب الصوم، حدیث نمبر:2366)

اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیے ہوئے رزق پر افطار کیا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابتَلَّتِ العُرُوقُ وَثَبَتَ الاَجرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ◆ (سنن ابوداؤد، کتاب الصوم، رقم الحدیث:2359)

کہ پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہوگئیں اور روزے کا اجر ان شاء اللہ ثابت ہوگیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ بِرَحمَتِکَ الَّتِی وَسِعَت کُلَّ شَیءٍ اَن تَغفِرَلِی ذُنُوبِی◆. (مستدرک حاکم کتاب الصوم)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ تو میرے گناہ بخش دے۔

روزہ افطار کرنے کا وقت

''ایک حدیث قدسی ہے...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سب سے پیارے بندے وہ ہیں جو افطاری کے وقت سب سے جلدی افطاری کرتے ہیں اللہ کے پیارے بندے بننا چاہتے ہیں تو اس حدیث پر عمل کریں دوسرے کریں یا نہ کریں۔ دوسری حدیث بخاری کتاب الصوم سے لی گئی ہے سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے۔ پھر سنن ابی داؤد کتاب الصوم میں ہے...... کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دین اس وقت تک مضبوط رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے کیونکہ یہودی اور عیسائی روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرتے تھے۔ مسلم کتاب الصیام میں...... کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب دن چڑھ جائے اور رات آجائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ افطار کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے ایک سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں اس سفر میں آنحضور ﷺ کے ہمراہ تھا۔ غروب آفتاب کے بعد حضور نے ایک شخص کو افطاری لانے کا ارشاد فرمایا اس شخص نے عرض کی کہ حضور ذرا تاریکی ہو لینے دیں آپؐ نے فرمایا کہ افطاری لاؤ اس نے پھر عرض کی کہ حضور ابھی تو روشنی ہے حضورؐ نے فرمایا افطاری لاؤ وہ شخص افطاری لایا آپ نے روزہ افطار کرنے کے بعد اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ جب تم غروب آفتاب کے بعد مشرق کی جانب سے اندھیرا اٹھتے دیکھو تو افطار کرلیا کرو۔''

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ مجلس عرفان ریکارڈنگ 4 رفروری 2000ء، از الفضل ربوہ 13 راپریل 2000ء صفحہ 4)

نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مُداھَنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صِدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو وہ کافِر اور مُنافِق ہیں جو کہ نماز کو مَنحُوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فُلاں فُلاں نُقصان ہوا ہے نماز ہرگز خدا کے غَضَب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اُسے مَنحُوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرِ ینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو دُرُست کرتی ہے اَخلاق کو دُرُست کرتی ہے دنیا کو دُرُست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لَذّاتِ جِسمانی کے لیے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مُفت کا بِہشت ہے جو اُسے ملتا ہے قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لَذّت ہے۔ نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عُبُودِیّت کو رَبُوبِیّت سے ایک اَبدِی تَعلُّق اور کَشِش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لیے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھدی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے مِلاپ میں ایک لَذّت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے ایسے ہی اگر نماز میں لَذّت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہیے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لَذّت پیدا ہو جو تعلق عُبُودِیّت کا رَبُوبِیّت سے ہے وہ بہت گہرا اور اَنوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بَہائِم ہے اگر دو چار دفعہ بھی لَذّت مَحسُوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا، لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 591-592)

احمدی کی نمازیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’خدا کرے کہ کسی احمدی کی نماز بھی بے خبری کی نماز نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والی نماز نہ ہو۔ بلکہ اس کے انعاموں کو حاصل کرنے والی نماز ہو۔ ہر احمدی کی نماز اس کی ذات پر اور اس کے خاندان پر بھی انعامات لانے والی ہو۔ اور جماعتی طور پر بھی یہ دعائیں اکٹھی ہو کر جماعت میں مضبوطی پیدا کرنے والی ہوں۔‘‘

(خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2004ء بمقام ’’دارالبرکات‘‘ برمنگھم، برطانیہ)

اخبار مجالس

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ریفریشر کورس

17/مارچ مجلس انصار اللہ ملتان غربی کا سالانہ ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ جس میں ناظم صاحب ضلع نے شعبہ جات سے متعلق ہدایات دیں۔ یہ کورس سائقین، منتظمین مجالس، زعماء مجالس اور ان کی مجالس عاملہ پر مشتمل تھا۔ تعداد شاملین 29 رہی۔

31/مارچ 2013ء کو رچنا ٹاؤن لاہور کا ایک ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں 20 عہدیداران نے شرکت کی۔ جبکہ ضلع سے ناظم صاحب ضلع لاہور کے 2 نمائندگان نے خصوصی شرکت کی۔

5/اپریل نظامت ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام عاملہ ضلع و زعماء عاملہ مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر نے شمولیت کی۔ تمام شعبہ جات کے بارہ میں تفصیلی ہدایات وراہنمائی دی۔ 76 انصار اور 10 خدام شامل ہوئے۔ اس موقع پر بک سٹال بھی لگایا گیا جس سے ہر ناصر نے کتاب یا چارٹ دعائیہ خرید کیا۔ تقریباً 3600 روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔

7/اپریل مجلس واہ کینٹ ضلع راولپنڈی کے زعیم اعلیٰ منتظم تعلیم القرآن، منتظم اصلاح و ارشاد اور منتظم عمومی بیت العطاء راولپنڈی میں ہونے والے ریفریشر کورس میں شامل ہوئے جہاں مرکز سے مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد، محترم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن اور محترم مظفر احمد درانی صاحب نائب قائد تربیت تشریف لائے۔ جنہوں نے شاملین کو دعوت الی اللہ اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ حاضری انصار 14 رہی۔

12/اپریل مجلس انصار اللہ ملتان غربی کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ کارکردگی کے لحاظ سے مجلس کینٹ اول آئی مکرم منتظم صاحب ایثار کی اچھی کارکردگی پر انعامی شیلڈ دی گئی تقریب میں 53 انصار، 13 خدام اور 5 اطفال شریک ہوئے۔

14/اپریل نظامت ضلع میانوالی کی مجالس کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم ناظم صاحب علاقہ نے شعبوں کے بارہ میں بتایا۔ مرکز سے مکرم لقمان احمد طاہر صاحب شامل ہوئے۔ جنہوں نے حضور انور کے تازہ خطبات کی روشنی میں امور بیان کیے۔ حاضری 17 رہی۔

14/اپریل ضلع خوشاب کی ضلعی عاملہ، زعماء مجالس اور عہدیداران کا ریفریشر کورس زیرِ صدارت مکرم مظفر احمد درانی صاحب ہوا۔ مکرم چوہدری پرویز صاحب و مکرم چوہدری سرور احمد صاحب ممبران علاقائی عاملہ نے شعبوں سے متعلق ہدایات دیں۔ بعدہ مرکزی نمائندہ نے بعض شعبوں کا تعارف کروایا اور سوالات کے جواب دیئے۔ حاضری 62 رہی۔

19/اپریل بیت الذکر نارووال میں زعما ضلع کا ریفریشر کورس ہوا جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن شامل ہوئے۔ عہدیداران کو نصائح کیں اور کام کے طریق کار کے متعلق بریف کیا۔ حاضری 40 رہی۔

تربیتی اجتماع و اجلاسات

8/اپریل علاقہ لاہور کے زیر اہتمام شعبہ تربیت کا اجلاس ہوا جس میں مکرم محمد احمد اشرف صاحب نے عہدیداران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ سننے اور اس کی تفصیل مرکز بھجوانے اور اس بارہ میں کمزوریوں کو دور کرنے کی تلقین کی کہ سو فیصد انصار خطبہ سنیں۔ 13 عہدیداران شامل ہوئے۔

15 اپریل مجلس گلشن جامی کراچی کا اجلاس عام منعقد ہوا جس میں مرکزی نمائندہ مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ نے شمولیت کی۔ حاضری انصار 48، خدام 1 اور اطفال 5 شریک ہوئے۔

پروگرام سیرت النبیؐ

14، 17 اور 25 اپریل نظامت علاقہ فیصل آباد کو مجلس فضل عمر، دارالحمد اور 219 رب گنڈا سنگھ میں سیرت النبیؐ سیمینارز منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ حاضری 45، 50 اور 51 رہی۔

12 مارچ علاقہ سکھر اور علاقہ نوابشاہ میں محترم صدر مجلس انصاراللہ تشریف لے گئے جس میں ہر ضلع کا جائزہ تفصیلاً پیش کیا گیا۔ صدر صاحب نے اپنے خطاب میں انصار بھائیوں کو دو نفل روزانہ پڑھنے، نفلی روزہ رکھنے اور دعاؤں کی طرف خاص توجہ دینے کی تلقین کی۔ حضور انور کے خطبہ فرمودہ 7 مارچ 13ء کا ذکر کرتے ہوئے ان دعاؤں کو یاد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دونوں علاقوں کو بین العلاقہ پوزیشن لینے پر مبارکباد دی۔ حاضری بشمول امیر صاحب ضلع نوشہرو فیروز 26 رہی۔

19 اپریل نظامت ضلع گوجرانوالہ کے زیر انتظام بیت الذکر ترگڑی میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا۔ جس میں مقررین نے آنحضرتؐ کی زندگی کے حسین پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حاضری انصار 38، خدام 37 اور اطفال 48 شامل ہوئے۔

21 اپریل مجلس واہ کینٹ میں جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مکرم ملک اعجاز احمد صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ جس میں آنحضرتؐ بحیثیت داعی الی اللہ اور آنحضورؐ کی ہمدردی خلق کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ حاضری انصار 50، خدام 8 اور اطفال 5 شامل ہوئے۔

میڈیکل کیمپس وایثار (خدمت خلق)

ماہ مارچ میں مجلس ماڈل کالونی کراچی نے 15 سوٹ زنانہ ومردانہ 9 سلے سوٹ اور 1 جرسی ضلعی انتظام کے تحت ناداروں کیلئے جمع کروائے

ماہ اپریل میں مجلس چک 24 ضلع سانگھڑ کی ہومیو ڈسپنسری میں 831 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

ماہ اپریل میں نظامت علاقہ فیصل آباد کے زیر اہتمام ضلع ٹوبہ میں مختلف تاریخوں میں بسوں میں بھی اور دوسرے موقعوں پر 660 افراد کے لئے ڈینگی سے بچاؤ کے لئے دوائی تقسیم کی گئی۔

ماہ اپریل میں مجلس لانڈھی کراچی کے دو ڈاکٹرز صاحبان مکرم طاہر احمد صاحب اور مکرم عبدالسلام صاحب نے 45 مریضوں کا علاج کیا اور ادویات دیں۔

ماہ اپریل میں مجلس دارالنور فیصل آباد نے 40 افراد کو راشن کے پیکٹ دیے، ایک میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 60 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ فری ڈسپنسری میں 210 مریض دیکھے گئے۔ مبلغ 59000 روپے سے مستحقین کی مالی مدد کی گئی۔ اور سندھ میں نلکے لگوانے کی مہم میں 11000 روپے کی رقم اکٹھی کی گئی۔

اپریل میں نظامت علاقہ راولپنڈی کے زیر انتظام مجلس اسلام آباد اور چکوال میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا۔ جس میں بالترتیب 76 اور 140 مریضوں کو علاج کیا گیا اور 7 احباب کو کام پر لگوایا گیا،

ماہ اپریل میں نظامت ضلع اسلام آباد کے زیر انتظام ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 147 مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔ ایک خادم کے اپریشن میں مبلغ 40000 روپے کی مالی مدد کی گئی اس کے علاوہ ایک ہونہار طالبہ کے وظیفہ جاری کروانے کے لئے مدد کی گئی۔

ماہ اپریل میں مجلس مقامی ربوہ 29 محلہ جات نے ربوہ کے اردگرد مختلف مقامات پر 34 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا۔ جس میں 40 ڈاکٹرز اور 16 ڈسپنرز نے 2734 مریضوں کا علاج کیا میڈیکل کے علاوہ 1059 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ 414 غرباء و مستحقین کی مبلغ 3,66,565 روپے کی مالی مدد کی گئی۔

ماہ اپریل میں مجلس بیت الناصر شیخوپورہ نے دوران ماہ دو میڈیکل کیمپ لگائے گئے ایک کیمپ طارق روڈ پر اور دوسرا بھکھی روڈ پر

جہاں 45 مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔

5/اپریل مجلس کریم نگر فیصل آباد کے زیر انتظام محلہ کچی آبادی ملت روڈ فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 58 مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔

21/اپریل مجلس گلشن پارک لاہور کے زیر انتظام میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں 345 مریضوں کا علاج کیا گیا۔میڈیکل کیمپ کے علاوہ 23 مریضوں کا علاج بھی کیا گیا۔

14/اپریل نظامت علاقہ لاہور کے زیر انتظام بمقام کھان گاؤں نزد سٹیٹ لائف کوآپریٹو سوسائٹی لاہور میں مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب نے 54 مریضوں کا علاج کیا۔اور مبلغ 4000 روپے کی مالی مدد بھی کی۔دوسرا کیمپ بمقام میرکھ ضلع اوکاڑہ میں لگایا گیا جس میں 91 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

14/اپریل مجلس انصار اللہ ضلع حافظ آباد کے زیر انتظام بمقام ڈیرہ ہرسکھ رائے میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا۔جس میں 90 مریض دیکھے گئے۔

26/اپریل مجلس نظامت ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام چک 35 جنوبی نے بمقام یارے والا میں ایک میڈیکل کیمپ لگایا جس میں 82 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

26/اپریل حلقہ مظفر کالونی دارالحمد فیصل آباد میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا۔جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب نے 100 مریضوں کا علاج کیا۔

26/اپریل سے 7/مئی قیادت ایثار کے زیر انتظام گلگت کے علاقہ بمقام سندھی درکوت اشکومن چٹورکھنڈ ،چھلت ،جوتل، میچھر، ڈوڈیمل اور گچ میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں مکرم شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار، ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب، ڈاکٹر ظہیر احمد صاحب، منور احمد صاحب، پرویز احمد صاحب اور محمد آصف صاحب ڈرائیور نے خدمت کی توفیق پائی اور 5425 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

28/اپریل نظامت ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام موضع برہان کے قریب بھٹہ خشت میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا۔

28/اپریل مجلس رائے پور ضلع سیالکوٹ میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا۔مکرم ڈاکٹر سجاد احمد صاحب اور مکرم نصیر احمد صاحب نے 160 مریضوں کا علاج کیا۔

وقار عمل

یکم اپریل اور 6/اپریل مجلس واہ کینٹ نے بیت الذکر میں اجتماعی وقار عمل کیے۔جس میں حاضری انصار 26، خدام 14 اور اطفال 6 شامل ہوئے۔

ماہ اپریل میں مجلس مقامی ربوہ کے زیر اہتمام 33 حلقہ جات میں 39 اجتماعی وقار عمل ہوئے۔جن میں 902 انصار شامل ہوئے وقار عمل کے ذریعہ بیوت الذکر، راستوں، گلیوں، نالیوں اور خالی پلاٹس کی صفائی کی گئی۔

14/اپریل مجلس گلشن پارک لاہور نے ضلعی انتظام کے تحت احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر میں ہونے والے اجتماعی وقار عمل اور شجر کاری مہم میں حصہ لیا۔9 انصار شامل ہوئے۔

20/اپریل مجلس دارالحمد فیصل آباد کے زیر انتظام اجتماعی وقار عمل ہوا جس میں حلقہ مسعود آباد کے مرکز نماز، گلیوں، دریوں، صفوں کی جھاڑ پونچھ کی گئی۔اس کے علاوہ حلقہ سمن آباد، حلقہ ملت کالونی اور حلقہ مظفر کالونی میں بھی وقار عمل ہوئے 39 انصار ملا کر حاضری 63 رہی۔

ذہانت و صحت جسمانی

23/مارچ مجلس رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام مجلس رچنا ٹاؤن فیکٹری ایریا شاہدرہ اور شاہدرہ ٹاؤن بلاک لیول ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ان مقابلہ جات میں بیڈمنٹن سنگل اور ڈبل، کلائی پکڑنا، سائیکل ریس، دوڑ 100 میٹر اور سیر و مشاہدہ شامل تھے۔جبکہ 26 انصار کا بلڈ شوگر ٹیسٹ کیا گیا اور 35 انصار کو مختلف قسم کی فری ادویات دی گئیں۔

31/مارچ مجلس ملتان غربی نے بمقام چناب ویسٹ کینال پکنک پارٹی منائی۔ پکنک کے بعد رسہ کشی، کرکٹ، گولہ پھینکنا اور نیزہ پھینکنا کے ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔شاملین کی تعداد 38رہی۔

5/اپریل نظامت ضلع حافظ آباد کے زیراہتمام بمقام ڈیرہ چوہدری ظفراللہ صاحب پکنک اور ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام ہوا۔مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب نے شمولیت کی۔گولہ پھینکنا اور کلائی پکڑنے کے مقابلے ہوئے13 مجالس کے76 انصار نے شمولیت کی۔

7/اپریل مجلس ٹیکسلا ضلع راولپنڈی نے بمقام کھیوڑہ مائن پکنک کا پروگرام منایا۔جہاں قلعہ کٹاس، دوالمیال کے تاریخی مقامات کی سیر کی گئی۔شامل انصار کی تعداد10 تھی۔

7/اپریل مجلس رچنا ٹاؤن لاہور نے ایک پکنک کا انتظام کیا۔ ناشتے کا انتظام پکنک پوائنٹ پر ہوا مکرم سید عاطف حسین صاحب قائمقام زعیم اعلیٰ نے پروگرام کا آغاز کیا مکرم ڈاکٹر طارق جاوید صاحب نے ڈینگی بخار سے بچاؤ کی تدابیر پر لیکچر دیا۔بعدہٗ ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔14 انصار نے شمولیت کی۔

14/اپریل مجلس دارالذکر فیصل آباد سے ایک وفد مکرم زعیم اعلیٰ صاحب کی قیادت میں مطالعاتی وزیارتی دورہ کیلئے پنڈ دادنخان، بھیرہ اور ربوہ گیا۔پنڈ دادنخان کے تاریخی سکول کی زیارت کی نیز حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا آبائی گھر دیکھا۔وفد 20/انصار اور 5/اطفال پر مشتمل تھا۔

19/اپریل مجلس مقامی ربوہ کے زیرانتظام آل ربوہ گولہ پھینکنے کا مقابلہ ہوا۔جس میں 26 محلہ جات کے48 انصار نے حصہ لیا۔

21/اپریل مجلس گلشن پارک لاہور کے تحت بمقام شالامار باغ پکنک وورزشی مقابلے منعقد ہوئے۔36 انصار شامل ہوئے۔

21/اپریل مجلس ملتان شرقی کے زیراہتمام سائیکل سفر اور ورزشی مقابلہ جات بمقام نیل کوٹ حلقہ مسرور میں منایا گیا۔10 انصار نے سائیکل سفر کے ذریعہ 3 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔رسہ کشی اور گولہ پھینکنے کے مقابلے شامل ہوئے۔25 انصار نے شمولیت کی اس موقع پر مکرم ڈاکٹر طاہر اسماعیل صاحب نے اپنے لیکچر میں صحت اور بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے کیلئے مفید مشورے دیئے۔

22/اپریل مجلس دارالحمد فیصل آباد کے زیرانتظام مکرم ڈاکٹر محمد سلیم صاحب نے اپنے لیکچر میں ڈینگی مچھر سے بچاؤ کے احتیاطی تدابیر کے بارہ میں بتایا۔حاضری106 رہی۔

26/مئی مجلس انصاراللہ ضلع لاہور کے طاہر بلاک کی چاروں زعامتوں کے انصار نے بمقام باغ جناح میں اجتماعی پروگرام میں شامل ہوکر سیر کی اور اس دوران کئے جانے والے مشاہدات کو قلم بند کیا۔اول دوم آنے والے انصار کو انعامات دیئے گئے۔نیز دو انصار کو حوصلہ افزائی کا انعام بھی دیا گیا۔23/انصار پروگرام میں شامل ہوئے۔

26/اپریل مجلس دارالنور فیصل آباد نے محمدی پارک میں پکنک کا پروگرام منایا اور صحت وفرسٹ ایڈ کے متعلق لیکچر دیا گیا۔28 انصار اور 4 خدام شامل ہوئے۔

28/اپریل مجلس دارالحمد فیصل آباد کے زیرانتظام کلائی پکڑنے کا ورزشی مقابلہ ہوا۔8 انصار نے حصہ لیا۔

28/اپریل مجلس کریم نگر فیصل آباد کے زیرانتظام حفظان صحت پر پروگرام ہوا جس میں مکرم پروفیسر ولی محمد ساغر صاحب نے عمدہ مشورے دیئے۔پروگرام میں 25 انصار نے شمولیت کی۔

اعلان

معزز قارئین کرام!

آپ سے گزارش ہے کہ اپنے رسالہ ماہنامہ انصاراللہ کا سال رواں کا چندہ اور بقایا جات اولین فرصت میں ادا کرکے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ الحسن الجزاء۔رسالہ کا سالانہ چندہ مبلغ200 روپے ہے۔ مینیجر ماہنامہ انصاراللہ

ہمارے بھائی مکرم چوہدری حامد سمیع صاحب آف کراچی کو راہِ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا

ہمارے ایک بھائی مکرم ومحترم چوہدری حامد سمیع صاحب کو مذہبی منافرت کی بنا پر مورخہ 11/جون 2013ء کو فائرنگ کر کے کراچی میں راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔تفصیلات کے مطابق مرحوم ایک معروف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ تھے۔11/جون کی شام ساڑھے چھ بجے آپ اپنی فرم واقع الحیات چیمبر ایم اے جناح روڈ کراچی سے گھر کیلئے بذریعہ کار روانہ ہوئے۔آپ کے ساتھ آپ کا ایک دوست اور فرم کا ایک ساتھی بھی گاڑی میں سوار تھے۔راستے میں نامعلوم حملہ آوروں نے جو کہ موٹر سائیکلوں پر سوار تھے آپ پر بے دریغ فائرنگ شروع کر دی۔کم وبیش 6 گولیاں آپ کے ماتھے، چہرے، کمر اور ہاتھ پر لگیں جس سے آپ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔مکرم حامد سمیع صاحب کی عمر 48 سال تھی۔مرحوم نے لواحقین میں اہلیہ، دو بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑے ہیں۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14/جون 2013ء کے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

Editor: Ahmad Tahir Mirza
Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-7700250

Monthly
Ansarullah
C. Nagar

Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Wafa 1392, July 2013

حبل اللہ کو پکڑیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آپس میں محبت اور پیار پیدا کرو۔ پس اگر یہ پیدا نہیں ہوگا تو خدا تعالیٰ کے بنا گمراہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام اور احسان ہے کہ تمہیں اُس نے ایک کر دیا۔ پس خدا تعالیٰ کے ہر ارشاد پر، ہر حکم پر، ہر ہدایت پر ایک سچے مومن کو غور کرنا چاہئے۔ ان حکموں سے نہ مَیں باہر ہوں، نہ آپ باہر ہیں، نہ کوئی عہدیدار باہر ہے، نہ کوئی مربی یا (۔) باہر ہے، نہ ہی کوئی فردِ جماعت باہر ہے، چاہے وہ مرد ہے یا عورت ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی رسی کو ہم مضبوطی سے پکڑے رکھیں گے، جب تک ہم قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے بنے رہیں گے، جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھیں گے کہ اُس نے ہمیں احمدی ہونے اور احمدیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائی، ہم اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلامِ صادق اور زمانے کے امام کی باتوں کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے، ہم اللہ تعالیٰ کی نعمت کا حق ادا کرنے والے اور اُس کے انعاموں اور احسانوں کا شکر ادا کرنے والے ہوں گے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک جو خلیفہ وقت سے عہدِ بیعت باندھتا ہے، خلیفہ وقت کی باتوں کو نہ صرف سنے گا بلکہ اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی قدر کرنے والا کہلائے گا۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآنِ کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافتِ احمدیہ یہ سب حبل اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی رسّی ہیں۔ اُن میں سے ایک کڑی بھی اگر ایک احمدی نظر انداز کرے گا تو وہ اُن لوگوں میں شمار ہوگا جو دوبارہ آگ کے گڑھے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ حبل اللہ کو پکڑنا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھنا اور اُس کا شکرگزار ہونا تب حقیقت کا روپ دھارے گا، تب یہ قول سے نکل کر عمل کی شکل اختیار کرے گا جب آپس کی محبت ہوگی۔ جب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے بھائیوں جیسا سلوک ہوگا تب ہی ایک احمدی حقیقت میں ہدایت یافتہ اور آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا جانے والا کہلائے گا۔ جب ہر قسم کے تفرقہ سے اپنے آپ کو پاک رکھے گا تبھی ایک احمدی حقیقی احمدی کہلائے گا۔ جب ہر قسم کی ذاتی اَناؤں سے ہر احمدی اپنے آپ کو بچائے گا، جب خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے محبت ہوگی تب ہی ایک احمدی حقیقی احمدی بنتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ 05/اپریل 2013ء بمقام بیت الرحمٰن، ویلنسیا، سپین)